Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2007

294 S
10-10-07

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

جلد
56

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شمارہ
40

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

21 رمضان 1428 ہجری 4/اخاء 1386 ہش 4/اکتوبر 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے

ارشاد باری تعالیٰ

اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّی فَاِنِّی قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَان فَلْیَسْتَجِیْبُوا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوا بِی لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ۔ (سورۃ البقرہ:۱۸۷)

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں، میں دُعا کرنے والے کی دُعا کا جواب دیتا ہوں۔ جب وہ مجھے پکارتا ہے پس چاہئے کہ وہ میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں''۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جس کے لئے باب الدعا کھولا گیا تو گویا اس کیلئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں انمیں سے سب سے زیادہ عافیت مطلوب کرنا محبوب ہے اور رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ دُعا اس ابتلا کے مقابلہ پر جو آچکا ہے اور اس کے مقابلہ پر بھی جو ابھی نہ آیا ہو، نفع دیتی ہے اے اللہ کے بندو! تم پر لازم ہے کہ تم دُعا کرنے کو اختیار کرو۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی عقد التسبیح باللہ)

☆...... حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہمارا رب ہر رات قریبی آسمان تک نزول فرماتا ہے۔ جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کو جواب دوں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اس کو دوں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں؟

(ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی عقد التسبیح باللہ)

فرمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

'' حصول فضل کا اقرب طریق دعا ہے اور دعا کے کامل لوازمات یہ ہیں کہ ان میں رقت ہو، اضطراب ہو اور گدازش ہو۔ جو دعا عاجزی اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ اور پھر اس کا علاج یہی ہے کہ دعا کرتا رہے خواہ کیسی بھی بے دلی اور بے ذوقی ہو لیکن یہ سیر نہ ہو۔ تکلف اور تصنع سے بھی کرتا رہے۔ اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے۔ بہت سے لوگ دعا کرتے ہیں اور ان کا دل سیر ہو جاتا ہے اور وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ کچھ نہیں بنتا۔ مگر ہماری نصیحت یہ ہے کہ اس خاک بیزی میں ہی برکت ہے کیونکہ آخر گوہر مقصود اس سے نکل آتا ہے اور ایک دن آجاتا ہے کہ جب اس کا وہ دل زبان کے ساتھ متفق ہو جاتا ہے اور پھر خود ہی وہ عاجزی اور رقت جو دُعا کے لوازمات ہیں پیدا ہو جاتے ہیں جو رات کو اٹھتا ہے خواہ کتنی ہی عدم حضوری اور بے صبری ہو لیکن اگر وہ اس حالت میں بھی دعا کرتا ہے کہ الٰہی دل تیرے ہی قبضہ اور تصرف میں ہے تو اس کو صاف کر دے اور عین قبض کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے بسط چاہے تو اس قبض میں بسط نکل آئے گی اور رقت پیدا ہو جائے گی یہی وہ وقت ہوتا ہے جو قبولیت کی گھڑی کہلاتا ہے وہ دیکھے گا کہ اس وقت روح آستانہ الوہیت پر بہتی ہے گویا ایک قطرہ ہے جو اوپر سے نیچے کی طرف گرتا ہے''

(الحکم جلد ۷ نمبر ۳۱ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۳)

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ 29-30-31 دسمبر 2007ء کو منعقد ہوگا

قبل ازیں جلسہ سالانہ قادیان 2007ء کے تعلق سے یہ اطلاع دی جاچکی ہے کہ یہ جلسہ مورخہ 27,28,29 دسمبر کو منعقد ہوگا۔ اب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہی منظوری سے احباب جماعت کی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا جارہا ہے کہ:۔ 116واں جلسہ سالانہ قادیان عید الاضحیٰ کی تقریب سعید (جو انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ 20/21 دسمبر کو ہوگی) کے پیش نظر مورخہ 29-30-31 دسمبر 2007ء بروز ہفتہ اتوار، سوموار منعقد ہوگا۔

مجلس مشاورت: نیز انیسویں مجلس مشاورت جلسہ سالانہ کے معابعد مورخہ یکم جنوری 2008ء بروز منگل وار منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کرکے دعاؤں کے ساتھ تیاری شروع کریں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی نیز مبارک ہونے کیلئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ذیلی تنظیمیں اوران کے اجتماعات

سیدنا حضرت اقدس مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے جماعت احمدیہ کے افراد پر عظیم احسانات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ نے جماعت کی جلد جلد ترقی اور افراد جماعت کو فعال اور تربیت یافتہ بنانے کیلئے جماعت کے مرکزی نظام کے ساتھ ساتھ ذیلی تنظیموں کا نظام بھی قائم فرمایا۔ آپ نے جماعت کے افراد کو عمروں اور جنسوں کے لحاظ سے 5 ذیلی تنظیموں میں تقسیم فرمایا یعنی مردوں کیلئے ''مجلس انصار اللہ'' جو 40 سال سے زائد عمر کے بزرگوں کی تنظیم ہے۔ ''مجلس خدام الاحمدیہ'' جو 15 سے 40 سال تک کے نوجوانوں کی تنظیم ہے اسی طرح ''مجلس اطفال الاحمدیہ'' یعنی 7 سال سے 15 سال تک کے بچوں کی تنظیم۔ اسی طرح عورتوں میں ''ناصرات الاحمدیہ'' سات سال سے پندرہ سال تک کی بچیوں کی تنظیم اور ''لجنہ اماء اللہ'' یعنی پندرہ سال سے اوپر کی عورتوں کی تنظیم۔ آپ نے ان تنظیموں کو الگ الگ دستورِ اساسی عطا فرمایا۔ ہر ایک کیلئے لائحہ عمل مقرر فرمایا۔ ہر ایک کیلئے ملکی سطح سے لیکر دیہاتوں کی سطح تک مجالس عاملہ کا قیام فرمایا۔ تمام ذیلی تنظیموں کی مجالس عاملہ کیلئے اور ان کے عہدوں کیلئے الگ الگ نام تجویز فرمائے۔ ذیلی تنظیموں کے ملکی صدور سے لے کر دیہاتوں تک کے عہدیداران کیلئے انتخابات اور نامزدگیوں کے قواعد مقرر فرمائے۔ ذیلی تنظیموں کے لئے جلسہ سالانہ کے ظل کے طور پر سالانہ اجتماعات مقرر فرمائے اور پھر اجتماعات کے پروگرام مرتب فرمائے۔ اراکین میں جوش پیدا کرنے کے لئے علمی ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات کی تجویز رکھی۔ ذیلی تنظیموں کے الگ جھنڈے مقرر فرمائے جو کہ لوائے احمدیت کی طرح ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کے مواقع پر لہرائے جاتے ہیں اور اراکین جن کا باقاعدہ پہرہ دیتے ہیں۔ غرضیکہ یہ تمام ذیلی تنظیمیں جنہوں نے اب تین خلافتوں کے عظیم الشان اور مبارک اَدوار دیکھ لئے ہیں ان کی زیر قیادت اب اپنے اپنے لائحہ عمل کے مطابق نہایت فعال اور رواں دواں ہیں۔

جماعت کو ان ذیلی تنظیموں سے بے پناہ فوائد حاصل ہیں تمام دنیا میں ہزاروں افراد ان ذیلی تنظیموں میں خدمات بجالا کر جماعت کا ایک فعال حصہ بنتے چلے جارہے ہیں اور جماعت کے وہ افراد جو اپنی ذیلی تنظیموں کے عہدیداران کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہوئے اپنی تنظیم کے لائحہ عمل پر عمل پیرا ہوتے ہیں وہ جماعت کے مرکزی نظام کیلئے بھی فعال اور سرگرم افراد بن جاتے ہیں اور بعد میں یہی لوگ جماعت کے مرکزی نظام کو بھی سنبھالتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ عرصہ سو سال میں جماعت نے جو دن دگنی رات چوگنی ترقی کی ہے اس میں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ قائم فرمودہ ان ذیلی تنظیموں کا بہت بڑا حصہ ہے۔

ان ذیلی تنظیموں کی سب سے بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ انہیں ہر دَور میں خلیفۃ المسیح کی خصوصی نگرانی کا شرف حاصل رہا ہے۔ ابتدائی دَور میں تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصار اللہ کی صدارت کے فرائض کو خود سنبھالا تھا۔

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے مبارک دَورِ خلافت میں آپ نے ذیلی تنظیموں کے نظام کو پاکستان اور بھارت سے باہر تمام دنیا میں پھیلا دیا اور تمام ملکوں میں ذیلی تنظیموں کے صدور مقرر فرما کر مرکزی طور پر بنفسِ نفیس ان کی نگرانی شروع فرمائی۔ الحمدللہ کہ اس طرح جہاں پہلے سے بڑھ کر ذیلی تنظیموں کے کاموں میں وسعت پیدا ہوئی وہاں عالمگیر طور پر ذیلی تنظیموں کا نظام پھیل گیا۔

ذیلی تنظیموں کا وجود جماعت کے لئے نہایت بابرکت ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ وہ والدین جو اپنے بچوں کو ان ذیلی تنظیموں کے ساتھ منسلک کر کے ان کی نگرانی کرتے ہیں، اوروں کی نسبت ان کے بچے زیادہ تربیت یافتہ زیادہ دیندار اور زیادہ مخلص ہوتے ہیں اور پھر دیگر اعتبار سے بھی اللہ تعالیٰ ان پر اپنے فضل نازل فرماتا ہے۔

اس مضمون کے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ رمضان المبارک کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قادیان دار الامان میں ذیلی تنظیموں کے اجتماعات شروع ہو رہے ہیں۔ مجلس انصار اللہ بھارت کا اجتماع 19-20-21/ اکتوبر کو، مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے اجتماعات 23-24-25/ اکتوبر کو منعقد ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان اجتماعات کو ہر جہت سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اور ہمارے موجودہ امام ہمام امیر المومنین سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے متعدد مرتبہ اپنے خطبات اور خطابات میں ان اجتماعات کی اہمیت اور ان میں شمولیت کے فیوض و برکات کو واضح کرتے ہوئے اراکین مجالس کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں ان میں شمولیت کی تاکید فرمائی ہے۔

آخر پر سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی بعض ہدایات اور نصائح ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ آپؓ فرماتے ہیں:-

'' ہماری جماعت کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ ہم نے تمام دنیا کی اصلاح کرنی ہے۔ تمام دنیا کو اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھکانا ہے۔ تمام دنیا کو اسلام اور احمدیت میں داخل کرنا ہے۔ تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ کی بادشاہت کو قائم کرنا ہے۔ مگر یہ عظیم الشان کام اُس وقت تک سرانجام نہیں دیا جاسکتا جب تک کہ ہماری جماعت کے تمام افراد خواہ بچے ہوں یا نوجوان ہوں یا بوڑھے ہوں، اپنی اندرونی تنظیم کو مکمل نہیں کر لیتے اور اس لائحہ عمل کے مطابق دن اور رات عمل نہیں کرتے جو ان کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ دنیا میں ہمیشہ یہی طریق ہوتا ہے کہ پہلے اندرونی کمروں کی صفائی کی جاتی ہے پھر بیرونی کمروں کی صفائی کی جاتی ہے۔ پھر صحن کی صفائی کی جاتی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ کوئی شخص ڈیوڑھی یا باہر کی گلی کو تو صاف کرنے لگ جائے اور اس کے اندرونی کمروں میں گند بھرا ہوا ہو۔ ہمیشہ بیرونی صفائی سے پہلے اندرونی صفائی کی جاتی ہے۔ باہر کی سڑکوں اور گلیوں اور صحن وغیرہ کو صاف کرنے سے پہلے اندرونی کمروں کی غلاظت اور گند کو دور کیا جاتا ہے اس کے بعد بیرونی کمروں کی صفائی کا وقت آتا ہے۔ پھر صحن کی صفائی کی طرف توجہ کی جاتی ہے پھر گلی کی صفائی کا اہتمام کیا جاتا ہے اور جب تمام اِن مراحل کو طے کیا جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو توفیق عطا فرما دیتا ہے کہ وہ میونسپل کمیٹی کی شکل میں سارے شہر کی صفائی کا اہتمام کریں۔ پھر اس سے ترقی کر کے اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو یہ توفیق عطا فرما دیتا ہے کہ وہ ایک حکومت کی شکل میں سارے ملک کی صفائی کا انتظام کریں۔

بہر حال تدریج ضروری ہے۔ اور بغیر جماعتی تنظیم اور اصلاح کو مکمل کرنے کے ہم ساری دنیا کی طرف توجہ نہیں کر سکتے۔ جب ہم اپنی اصلاح کو مکمل کر لیں جب ہم اپنی داخلی نظام کو مکمل کر لیں گے جب ہم تمام جماعت کے افراد کو ایک نظام میں منسلک کر لیں گے تو اس کے بعد ہم بیرونی دنیا کی اصلاح کی طرف کامل طور پر توجہ کر سکیں گے۔

اس اندرونی اصلاح اور تنظیم کو مکمل کرنے کے لئے مَیں نے خدام الاحمدیہ انصار اللہ اور اطفال الاحمدیہ تین جماعتیں قائم کی ہیں اور یہ تینوں اپنے اس مقصد میں جو ان کے قیام کا اصل باعث ہے اُسی وقت کامیاب ہو سکتی ہیں جب انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، اس اصل کو مدنظر رکھیں جو حَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَکُمْ شَطْرَهٗ (بقرہ:151) میں بیان کیا گیا ہے کہ ہر شخص اپنے فرض کو سمجھے اور پھر رات اور دن اس فرض کی ادائیگی میں اس طرح مصروف ہو جائے جس طرح ایک پاگل اور مجنون تمام اطراف سے اپنی توجہ کو ہٹا کر صرف ایک بات کے لئے اپنے تمام اوقات کو صرف کر دیتا ہے جب تک رات اور دن انصار اللہ اپنے کام میں نہیں لگے رہتے، جب تک رات اور دن اطفال الاحمدیہ اپنے کام میں نہیں لگے رہتے اور اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لئے تمام اوقات کو صرف نہیں کر دیتے اُس وقت تک ہم اپنی اندرونی تنظیم مکمل نہیں کر سکتے اور جب تک ہم اپنی اندرونی تنظیم کو مکمل نہیں کر لیتے اس وقت تک ہم بیرونی دنیا کی اصلاح اور اس کی خرابیوں کے ازالہ کی طرف بھی پوری توجہ نہیں کر سکتے۔''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان مبارک ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

مہمان نوازی ایک ایسا وصف ہے جس کا خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی ذکر فرمایا ہے۔

آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی کے اُسوہ حسنہ کے حوالہ سے جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کی خدمت کرنے والے کارکنان کو اہم نصائح

ہر کارکن کو اس سوچ کے ساتھ مہمان کا خیال رکھنا چاہئے کہ اس کی مہمان نوازی کا حق ادا ہو۔ اس کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا جائے اور اپنی تکلیفوں کی کچھ پرواہ نہ کی جائے۔

مہمانوں کی طرف سے بعض دفعہ غلط فہمی کی وجہ سے زیادتی بھی ہو جاتی ہے لیکن پھر بھی کارکن کا یہی کام ہے کہ صبر اور حوصلے سے اسے برداشت کریں۔

دعا کے بغیر تو ہمارا کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ کارکنان دعاؤں کے ساتھ ساتھ جو سارا دن اپنے کام کے دوران کرتے رہیں نمازوں کی پابندی کی طرف بھی توجہ رکھیں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے آسانیاں پیدا کرے اور کسی قسم کی روک نہ ہو اور مہمانوں کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

پاکستان کے بگڑتے ہوئے حالات کی وجہ سے دعا کی خصوصی تحریک

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 20 رجولائی 2007ء بمطابق 20 روفا 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگلے جمعہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اور جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ گزشتہ قریباً 24 سال سے جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی یہاں ہجرت ہوئی، یہ جلسہ سالانہ، یوکے کا جلسہ سالانہ نہیں رہا بلکہ بین الاقوامی جلسہ کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ اور جیسا کہ مَیں پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ جب تک خلافت کا یہاں قیام ہے اس جلسے کی بین الاقوامی حیثیت رہے گی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے یہاں آنے کے بعد جو پہلا جلسہ ہوا تھا اس کی اہمیت کے پیش نظر بلکہ بعد کے کئی سال بھی مختلف اوقات میں آپؒ نے یہاں کے ملکی جماعتی نظام کی ٹریننگ کے لئے، ان کو صحیح جماعتی روایات سے متعارف کرانے کے لئے، جلسے کے مختلف شعبہ جات اور مختلف امور کی باحسن سرانجام دہی کے لئے جہاں خود بڑی محنت سے ذاتی دلچسپی لے کر جلسے کے نظام کو اپنی رہنمائی سے نوازا، وہاں مرکز سے، ربوہ سے بھی تجربہ کار، پرانے کام کرنے والے افسران، جن کا سالہا سال جلسہ کے انتظام چلانے کا تجربہ تھا اور جماعتی روایات سے بھی واقف تھے، کو بھی یہاں کے نظام کے ساتھ مشوروں میں شامل رکھا۔

بہر حال چند سالوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے کی جماعت اس معاملے میں اتنی تربیت یافتہ ہوگئی ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اب لاکھوں کی تعداد میں بھی مہمان آجائیں تو یہ بغیر کسی گھبراہٹ اور انتظامی نقص کے یا دقّت کے جلسے کے انتظام کو اللہ کے فضل سے احسن طریق پر سرانجام دے سکتے ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ جب میں سوچتا ہوں تو یہ فکر ہوتی ہے کہ پاکستان میں بھی جب انشاء اللہ تعالیٰ حالات بہتر ہوں گے، جلسہ سالانہ ہو گا تو لمبے عرصے کے تعطّل کی وجہ سے بہت سے کارکنان جو اس وقت جب آخری جلسہ 1983ء کا ہوا تو active تھے، اور اب بڑی عمر ہو جانے کی وجہ سے اتنے active نہیں رہے ہوں گے، بعض ان میں سے دنیا میں بھی نہیں رہے تو نئی نسل ڈیوٹیاں دینے کا تجربہ نہ ہونے کی وجہ سے جلسے کے انتظام کو کس طرح سنبھالے گی؟ لیکن پھر اللہ تعالیٰ کا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے سلوک ہے اسے دیکھ کر اور احمدیوں کی فدائیت اور ایمان کے جذبے کو دیکھ کر تسلی ہوتی ہے کہ انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ خود ہی ان فکروں کو دور کرنے کے سامان پیدا فرمائے گا۔ بہر حال آپ سب سے اور خاص طور پر پاکستان کے رہنے والے احمدیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پاکستان میں بھی جلسے کے انعقاد کے سامان پیدا فرمائے اور ان کی یہ محرومیاں بھی دور ہوں اور ہماری فکریں جو بشری تقاضا ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ دور فرمائے۔ بہر حال یہ تو ضمناً دعا کی تحریک کی طرف توجہ پیدا ہوئی تھی جو میں نے کی۔

آج کا یہ خطبہ یعنی جلسہ سالانہ سے ایک ہفتہ پہلے کا جو خطبہ ہوتا ہے۔ یہ عموماً مَیں کارکنان کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے کے لئے دیتا ہوں، جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب UK جماعت کے کارکنان جلسہ سالانہ جن میں بچے بھی ہیں عورتیں بھی ہیں، بوڑھے مرد بھی ہیں اور جوان مرد بھی ہیں، یہ سب اپنے کام کو خوب اچھی طرح سمجھتے ہیں اور بڑی عمدگی سے ڈیوٹیاں دیتے ہیں۔ لیکن کیونکہ یاددہانی کا بھی حکم ہے تا کہ پرانے کارکن بھی اور نئے شامل ہونے والے کارکنان بھی اپنے آپ کو ذہنی طور پر تیار کرلیں اور اپنے سے ہر قسم کی کمزوریوں کو دُور کرنے کی کوشش کریں اور پھر میزبانی سے متعلق آنحضرت

ﷺ کے اسوہ کی یاد بھی تازہ ہو جاتی ہے اور آپؐ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے آقا کی اتباع میں جو نمونے ہیں وہ بھی ہمارے سامنے آ جاتے ہیں اور ان سے بھی ہماری رہنمائی ہوتی رہتی ہے اس لئے یہ یاددہانی کرواتا ہوں۔

مہمان نوازی ایک ایسا وصف ہے جس کا خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی ذکر فرمایا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی کے ذکر میں فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ (ھود:70) اور یقیناً ابراہیم کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے خوشخبری لے کر آئے۔ انہوں نے سلام کہا، اس نے بھی سلام کہا اور ذرا دیر نہ کی کہ ان کے پاس ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آیا۔ پس مہمان نوازی یہی ہے کہ اپنے عمل سے کسی قسم کا ایسا اظہار نہ ہو کہ مہمان آ گیا تو مصیبت پڑ گئی۔ بلکہ مہمان کو پتہ بھی نہ چلے اور اس کی خاطر مدارات کا سامان تیار ہو جائے۔ جو بہترین کھانا میسر ہو، جو بہترین انتظام سامنے ہو وہ مہمان کو پیش کر دیا جائے۔ رہائش کا جو بہترین انتظام مہیا ہو سکتا ہے، مہمان کے لئے مہیا کیا جائے۔ اس آیت سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ضرور اتنی خاطر داری ہو کہ ایک دو مہمان آئے ہیں تو بے تحاشا کھانا تیار کیا جائے، بچھڑے کی مہمان نوازی کے بغیر اس کا حق ادا نہیں ہو سکتا یا زیادہ سے زیادہ خرچ کرنا چاہئے۔ اُس زمانے میں وہ لوگ بھیڑ بکریاں پالنے والے تھے، بازار تو تھے نہیں کہ بازار گئے اور چیز لے آئے، بھیڑیں موجود تھیں اور وہی فوری طور پر میسر آ سکتی تھیں تو اصل چیز اس میں یہ ہے کہ مہمان سے بغیر پوچھے کہ کھانا کھاؤ گے یا نہیں اس کی مہمان نوازی کے سامان تیار کر لئے جائیں۔

آنحضرت ﷺ نے مہمانوں کو دودھ بھی پیش کیا۔ آپؐ کا اسوہ ہمارے سامنے ہے۔ کھجوریں میسر ہوئیں تو وہ بھی پیش کیں۔ اگر گوشت یا کوئی اور اچھا کھانا ہے تو وہ مہمانوں کو کھلا دیا۔ تو اصل اسلامی خلق جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے خوش دلی سے مہمان نوازی کرنا ہے۔ مہمان کو یہ احساس نہ ہو کہ میرا آنا میزبان کے لئے بوجھ بن گیا ہے۔ بلکہ حضرت ابراہیم ؑ کے مہمانوں نے تو یہ محسوس کیا کہ کھانے کی طرف ہمارا ہاتھ نہ بڑھنا حضرت ابراہیم ؑ کے دل میں تنگی پیدا کر رہا ہے۔ جس کی پھر انہوں نے وضاحت بھی کی کہ ہم لوطؑ کی طرف جا رہے ہیں۔ تو یہ اسلامی خلق ایسا ہے کہ ہر مسلمان کو اس کو اپنانا ضروری ہے۔ مختلف رنگ میں دوسری جگہ بھی اللہ تعالیٰ نے اس کا قرآن کریم میں ذکر فرمایا ہے۔ پس یہ ایسی تعلیم ہے جس کا ایک احمدی کو خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے اور پھر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان بن کر آ رہے ہوں ان کا کس قدر خیال ہونا چاہئے۔ ہر احمدی جو آپؑ کی بیعت میں شامل ہے وہ خود اس بات کا اندازہ کر سکتا ہے کہ جس سے پیار ہو اس کی طرف منسوب ہونے والے تو ہر چیز سے زیادہ پیارے ہوتے ہیں۔ پس ہمیں ہر وقت یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے پیارے کے مہمان آ رہے ہیں جو ہمیں بہت پیارے ہیں اور اس نیت سے ان کی خدمت کرنی ہے۔ اس جذبے کے ساتھ ہر کارکن اگر مہمانوں کی خدمت کرے گا تو اس خدمت کا لطف ہی اور ہوگا۔ پس چاہے آپ کے عزیزوں میں سے جلسے کے لئے ذاتی مہمان آ رہے ہوں یا جماعتی انتظام کے تحت جلسہ پر آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی کا انتظام کیا گیا ہے اور اس مہمان نوازی کی جو ڈیوٹیاں مختلف لوگوں کے سپرد کی گئی ہیں، ان سب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلسہ پر آنے والے مہمانوں کی حتی الوسع خدمت کی توفیق پانی چاہئے۔ بعض (مہمان) مجھے ملے ہیں، پہلی دفعہ پاکستان سے باہر نکلے ہیں۔ یہاں ان کا کوئی عزیز بھی نہیں ہے۔ یہ خالصتاً اس لئے آئے ہیں کہ جلسہ سالانہ میں بھی شامل ہو جائیں گے اور خلیفہ وقت سے ملاقات بھی ہو جائے گی۔ زبان کا بھی ان کو مسئلہ ہے، کئی بہت سادہ مزاج ہیں، جو دیہاتی ماحول کے ہیں لیکن پُر خلوص دل رکھنے والے ہیں۔ ان کی مہمان نوازی میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھنی چاہئے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہی انبیاء کی سنت ہے، یہی اسلامی خُلق ہے اور یہی آنحضرت ﷺ کا اسوہ ہے۔ اور الٰہی جماعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرنے والے اپنے خُلق کے یہی نمونے دکھاتے ہیں اور ہم احمدی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہونے کے بعد سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ کے اسوہ پر عمل کرنے والے ہیں اور ہونے چاہئیں۔ تو ہماری طرف سے تو اول طور پر اس خُلق کا اظہار ہونا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے تو ایک جگہ ایمان کی نشانی مہمان کا احترام بتائی ہے جیسا کہ ایک روایت میں آتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے تین باتیں آپ نے بیان فرمائیں کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے اُسے چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے۔ اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الایمان باب الحث علی اکرام الجار......)

اور مہمان کی یہ عزت صرف اپنے تک ہی محدود نہیں ہے۔ اپنے عزیزوں تک ہی محدود نہیں ہے، اپنے قریبیوں سے ہی مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر مہمان قطع نظر اس کے کہ اس کا دین اور مذہب کیا ہے، عزیز داری ہے کہ نہیں، اس کی مہمان نوازی کا آپ نے حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو مسافروں کا حق بتایا ہے اس میں بھی مہمان نوازی آتی ہے۔ تو آنحضرت ﷺ کی سنت کیا تھی؟

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جو کافر تھا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کے ہاں مہمان بنا، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہ کر لانے کے لئے فرمایا جو اس کافر نے پی لیا۔ پھر دوسری اور تیسری یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ اگلی صبح اس نے اسلام قبول کر لیا تو آنحضرت ﷺ نے اس کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہنے کے لئے ارشاد فرمایا، دودھ لایا گیا اس نے پی لیا۔ پھر آپ نے دوسری بکری کا دودھ لانے کے لئے فرمایا تو وہ دوسرے دن پورا دودھ ختم نہ کر سکا۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا مومن ایک آنت سے کھاتا ہے جبکہ کافر سات آنتوں سے۔ (مسند احمد بن حنبل مسند باقی المکثرین من الصحابۃ)۔ کھانے کے طور پر تو ہم یہ مثال دیتے ہیں لیکن یہی مہمان نوازی ہے، اس میں مہمان نوازی کا جو خلق نظر آتا ہے یہ ہے کہ جتنا بھی مہمان کھائے خوشی سے اس کو مہیا کیا جائے۔ بغیر کسی قسم کا اظہار کئے کہ کیا مشکل ڈال دی کہ ایک بکری سے پیٹ نہیں بھرا، دو سے نہیں بھرا، تین سے نہیں بھرا۔ تو جب تک اس کا پیٹ نہیں بھر گیا، اس کی تسلی نہیں ہوگئی، آپؐ اس کی مہمان نوازی کا حق ادا فرماتے رہے اور کسی بھی قسم کا ایسا اظہار نہیں ہونے دیا جس سے مہمان شرمندہ ہو یا کسی اظہار سے اس کی ناراضگی ہو۔ پھر عارضی مہمان نوازی نہیں مستقل مہمان نوازی بھی آپ فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی اس مہمان نوازی کی شفقت سے فیض اٹھانے والے کئی کئی دن بلکہ مہینوں آپ کی مہمان نوازی سے فیض اٹھاتے تھے لیکن کوئی تکلف نہیں ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ اعلان کروا دیا کہ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ (ص:87) اور میں تکلف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ جو کچھ بے تکلفی سے میسر ہوتا تھا آپ مہمانوں کو پیش فرما دیتے تھے۔ جو بہتر طور پر کر سکتے تھے ان کی ضروریات پوری فرمایا کرتے تھے۔

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں اور میرے دو ساتھی جن کی محنت اور مشقت کی وجہ سے قوت سماعت اور بصارت متاثر ہوئی تھی۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہ کے پاس آئے مگر ان میں سے کسی نے ہماری طرف توجہ نہیں دی۔ پھر ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ہمیں اپنے گھر والوں کے پاس لے گئے۔ وہاں پر تین بکریاں تھیں۔ آپ نے فرمایا ان کا دودھ دوہا کرو۔ ہم میں سے ہر ایک اپنا اپنا حصہ پی لیتا اور رسول کریم ﷺ کی طرف آپ کا حصہ لے جاتے۔ آنحضرت ﷺ رات کے وقت تشریف لاتے اور سلام کرتے۔ آواز اتنی اونچی نہ ہوتی کہ سویا ہوا بیدار ہو جائے۔ جو جاگ رہا ہوتا وہ سن لیتا۔ پھر آپ نوافل کے لئے مسجد میں تشریف لے جاتے، نوافل ادا کرتے۔ اور پھر نماز فجر ادا کرتے۔ پھر اس کے بعد، وہیں آپؐ کے پاس پینے کے لئے دودھ لایا جاتا جو آپ پی لیتے۔

(ترمذی کتاب الاستیذان والادب۔ باب کیف السلام)

تو بے تکلف مہمان نوازی یہی ہے کہ ان ضرورتمندوں کو کہہ دیا کہ ٹھیک ہے تم اب لمبا عرصہ میرے مہمان ہو یہ بکریاں ہیں ان کا دودھ دوہو، خود بھی پیو اور میرے لئے بھی رکھو۔

پھر جیسا کہ مَیں نے کہا آپ کی مہمان نوازی میں تکلف کوئی نہیں ہوتا تھا جو میسر ہوتا تھا مہمان کے سامنے پیش فرما دیتے تھے۔

حضرت مغیرہؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور کی میزبانی سے مَیں نے اس طرح لطف اٹھایا کہ آپ نے بکرے کی ران بھنوائی پھر مجھے اس میں سے کاٹ کاٹ کر آپ عنایت فرماتے تھے۔ حضور ﷺ بھی کھانا تناول فرما رہے ہوتے تھے۔ اگر کوئی ملاقاتی آ جاتا تو اسے بھی کھانے میں بغیر تکلف کے ساتھ شامل کر لیتے تھے۔ پھر جب فتح مکہ ہوئی اور بڑے بڑے وفود آپؐ کے پاس آنے لگے تو خود ان کا استقبال بھی فرماتے تھے، انہیں عزت و احترام دیتے تھے، ان کے لئے رہائش اور کھانے وغیرہ کا بندوبست فرماتے تھے، مختلف صحابہ میں مہمان نوازی کے لئے ان کو بانٹ دیتے تھے اور پھر مہمانوں سے دریافت فرماتے کہ تمہارے بھائیوں نے تمہاری مہمان نوازی کا حق ادا کیا کہ نہیں؟ تو یہ تھے آپ ﷺ کے مہمانوں سے حسن سلوک کے طریقے۔ پھر یہ ہے کہ اگر کوئی مہمان آتا تو پہلے آپؐ اپنے گھر سے جائزہ لیتے تھے کہ کوئی کھانے کی چیز میسر ہے کہ نہیں، اس مہمان کی اچھی طرح مہمان نوازی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اگر کچھ میسر نہ ہوتا تو پھر دوسرے صحابہ سے پوچھتے کہ اس مہمان کو کون اپنے ساتھ لے جائے گا۔

اس طرح کا ایک واقعہ ہے کہ ایک مہمان آیا، آپ نے اپنے گھر سے پتہ کروایا، کھانے کو کچھ نہیں تھا۔ تو ایک انصاری صحابی نے کہا کہ مَیں اس کو اپنے گھر لے جاتا ہوں اور اس واقعہ میں مہمان کے لئے احترام اور قربانی کی ایک عجیب جھلک نظر آتی ہے۔

روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ آپؐ نے اپنی ازواج کی طرف پیغام بھجوایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں۔ اس پر حضور ﷺ نے صحابہ سے فرمایا اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا۔ ایک انصاری نے عرض کی کہ حضور میں انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ اس کے ساتھ گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ آنحضرت ﷺ کے مہمان کی خاطر مدارات کا انتظام کرو۔ بیوی نے جواباً کہا کہ گھر میں تو صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے۔ انصاری نے کہا کہ کھانا تیار کرو پھر چراغ جلاؤ اور جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو ان کو بہلا کر سلا دو۔ چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا اور چراغ جلایا۔ بچوں کو بھوکا ہی سلا دیا۔ پھر چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھی اور چراغ بجھا دیا۔ پھر دونوں مہمان کے ساتھ بیٹھے بظاہر کھانا کھانے کی آوازیں نکالتے رہے اور چٹخارے لیتے رہے تا کہ مہمان سمجھے کہ میزبان بھی میرے ساتھ کھا رہے ہیں۔ اس طرح مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھالیا اور وہ خود بھوکے سو رہے۔ صبح جب یہ انصاری حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے رات والے عمل سے تو اللہ تعالیٰ بھی ہنس دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ وہ خود ضرورت مند ہوتے ہیں اور جو نفس کے بخل سے بچائے گئے وہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔ (بخاری کتاب المناقب)

دیکھیں اللہ تعالیٰ کی نظر میں مہمان نوازی کی کتنی اہمیت ہے کہ اس انصاری کی منفرد قسم کی مہمان نوازی سے خدا عرش پر خوش ہو رہا تھا اور اس کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو بھی دی کہ اے محمد ﷺ دیکھ تجھے کس قسم کے ایثار اور قربانی کرنے والے لوگ میں نے دیئے ہیں جو دوسروں کی خاطر کس طرح قربانی کرتے ہیں۔

آپ ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا کہ تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے۔ پس مہمانوں کے حق کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے اور جو مہمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بلانے پر روحانی مائدہ حاصل کرنے کے لئے آ رہے ہوں جو اس لئے دور دراز سے خرچ کر کے آ رہے ہوں کہ پاکستان میں جلسوں پر پابندی ہے۔ ہمیں جس فیض سے محروم کر کے دنیاوی حکومتوں نے روکیں کھڑی کر رکھی ہیں اس سے فیضیاب ہونے کے لئے ہم سے جو بھی بن پڑتا ہے کرنا ہے اور کرنا چاہئے۔ اگر اپنے اوپر بوجھ ڈال کر بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں سے فیضیاب ہوا جا سکتا ہے جو آپؑ نے جلسے والوں کے لئے کیں تو ہونا چاہئے۔ کئی مخلصین یہاں آتے ہیں، میں نے پہلے بھی کہا کہ نہ انہوں نے یہاں سے کوئی دنیوی مفاد حاصل کرنا ہے، نہ ان کا کوئی عزیز یہاں ہے جس سے ملنا ہے۔ کوئی ذاتی مفاد نہیں، خالصتاً صرف جلسے کے لئے چند دن کے لئے آئے ہیں اور جلسے کے بعد چلے جائیں گے۔ بعض بڑی عمر کے عورتیں بھی اور مرد بھی مجھے ملے ہیں کہ گزشتہ کئی سال سے ہم ویزے کے حصول کی کوشش کر رہے تھے لیکن ویزا نہیں ملتا تھا۔ تو اس دفعہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرما دیا اور ویزا مل گیا۔ جب یہ لوگ ملتے ہیں تو انتہائی جذباتی کیفیت ہوتی ہے۔ بعضوں کی تو روتے ہوئے ہچکی بندھ جاتی ہے۔ انتہائی اخلاص اور وفا کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے۔ تو یہ مہمان ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاطر آنے والے مہمان ہیں۔ ان کی مہمان نوازی پر یقیناً اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوگا۔ پس کارکنان جلسہ کو خوش ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ثواب کا موقع عطا فرمایا اور یہ ان کے لئے بہترین موقع ہے جس سے ان کو فائدہ اٹھانا چاہئے۔ کسی مہمان کی عزت اس کے ظاہری رکھ رکھاؤ کی وجہ سے نہیں کرنی، کسی کی سادگی کو نہ دیکھیں بلکہ اس اخلاص کو دیکھیں جس کے ساتھ وہ یہاں جلسہ سننے کے لئے آئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آقا ﷺ کی اتباع میں کیا نمونے قائم فرمائے۔ ایک دفعہ سید حبیب اللہ صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا (آپ ملنے آئے تھے) کہ آج میری طبیعت علیل تھی اور میں باہر آنے کے قابل نہ تھا مگر آپ کی اطلاع ہونے پر میں نے سوچا کہ مہمان کا حق ہوتا ہے جو تکلیف اٹھا کر آیا ہے اس واسطے میں اس حق کو ادا کرنے کے لئے باہر آ گیا ہوں۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 163 جدید ایڈیشن) تو اپنی صحت کی بھی کوئی پرواہ نہیں کی، آنحضرت ﷺ کی اس بات کو یاد رکھا کہ مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور اس حق کی ادائیگی کے لئے آپ باہر تشریف لائے۔

ایک مشہور واقعہ ہے، کئی دفعہ ہم نے سنا کہ دو شخص منی پور آسام سے قادیان آئے اور مہمان خانہ میں آ کر انہوں نے مہمان خانہ کے کارکنان کو کہا کہ ہمارے بستر یکہ سے اتارو اور سامان لایا جائے، چارپائیاں بچھائی جائیں۔ تو لنگر خانہ کے ان ملازمین نے کہا کہ سامان اپنا خود اتاریں، چارپائیاں آپ کو مہیا ہو جائیں گی۔ اس بات پر دونوں مہمان بڑے ناراض ہوئے، رنجیدہ ہوئے اور فوراً اسی یکہ میں بیٹھ کر، اسی تانگے میں بیٹھ کر واپسی کے لئے روانہ ہو گئے۔ تو منشی ظفر احمد صاحبؓ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات جب مولوی عبدالکریم صاحب کو بتائی تو انہوں نے کہا کہ ان لوگوں کو جانے دو، ایسے جلد باز لوگوں کو روکنے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپؑ بڑی جلدی سے ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا بھی مشکل تھا تیزی سے یعنی تیز قدم چلتے ہوئے ان کے پیچھے گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ چند خدام بھی ہمراہ تھے۔ کہتے ہیں میں بھی ساتھ تھا تو نہر کے قریب پہنچ کر ان کا یکہ مل گیا اور حضور کو جب انہوں نے آتے دیکھا تو اس کو کھڑا کیا اور اس سے اتر گئے۔ حضور نے انہیں واپس چلنے کا فرمایا اور ساتھ بڑی معذرت کی کہ آپ کو بڑی تکلیف پہنچی ہے۔ چنانچہ وہ واپس ہوئے تو حضور نے انہیں یکہ پر سوار ہونے کے لئے فرمایا کہ میں ساتھ ساتھ پیدل چلتا ہوں آپ تانگے میں بیٹھ کر چلے جائیں۔ لیکن وہ شرمندہ ہوئے اور سوار نہ ہوئے۔ اس کے بعد جب مہمان خانے پہنچے تو حضور نے خود ان کے بستر اتارنے کے لئے ہاتھ بڑھایا مگر جب یہ حالت دیکھی تو خدام نے فوری طور پر ان کا سامان اتارا، انتظام کیا۔ حضورؑ نے ان کے لئے دو نواڑی پلنگ منگوائے، ان کے بستر کروائے، ان سے کھانے وغیرہ کا پوچھا۔ اس علاقے کے لوگ زیادہ چاول کھانے والے تھے۔ جب تک کھانے کا انتظام نہیں ہو گیا وہیں تشریف رکھی۔ پھر (حضورؑ کا یہ معمول تھا کہ جتنے دن وہ وہاں ٹھہرے، روزانہ ایک گھنٹے کے قریب ان کے پاس آ کر بیٹھتے تھے۔ ایک تقریب ہوتی تھی، تقریر وغیرہ فرماتے تھے) جس دن انہوں نے واپس جانا تھا صبح کا وقت تھا اس دن بھی حضور نے دو گلاس دودھ منگوا کر انہیں پلایا اور پھر نہر تک انہیں چھوڑنے بھی گئے۔ (سیرت المہدی حصہ چہارم غیر مطبوعہ روایت نمبر 1071 صفحہ 477 تا 479)

تو صرف یہ نہیں کہ ان کو ایک دفعہ واپس لے آئے اور بس مہمان نوازی ختم ہو گئی۔ بلکہ باقاعدہ جتنے دن وہ رہے انہیں پوچھتے رہے روزانہ ایک گھنٹہ کے قریب جا کے ان کے پاس بیٹھتے رہے اور ان کی دلداری بھی کرتے اور ان کے سوالوں کے جواب بھی عطا فرماتے تھے۔ انہیں اپنی مجلس سے فیضیاب فرماتے رہے تو یہ تھے آپؑ کی مہمان نوازی کے طریقے۔

پھر حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب میں 1901ء میں ہجرت کر کے قادیان آیا تو اپنے بیوی بچوں کے ساتھ تھا، تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے رہنے کے لئے جو کمرہ دیا وہ حضور کے اوپر والے مکان میں تھا، اس میں صرف دو چھوٹی چھوٹی چارپائیاں بچھ سکتی تھیں۔ کہتے ہیں چند ماہ ہم وہاں رہے۔ ایک دن کا واقعہ وہ سناتے ہیں کہ یہ کمرہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر اور صحن سے اتنا قریب تھا کہ باتوں کی آواز آیا کرتی تھی۔ تو کہتے ہیں کہ ایک دن کا ذکر ہے کہ بے انتہا مہمان آ گئے پورا گھر بھی بھرا ہوا تھا، جو رہائش کی جگہیں تھیں وہ بھی بھری ہوئی تھیں۔ تو اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اکرام ضیف پر مہمان نوازی پر حضرت بی بی صاحبہ (حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو پرندوں کا ایک واقعہ سنایا تو کہتے ہیں کیونکہ میں بالکل ساتھ تھا اس لئے صاف آواز میں سن رہا تھا۔ فرمایا کہ دیکھو ایک دفعہ جنگل میں ایک مسافر کو شام ہو گئی، رات اندھیری تھی، قریب کوئی بستی نہیں دکھائی دی وہ ناچار ایک درخت کے نیچے رات گزارنے کے واسطے بیٹھ گیا اور اس درخت کے اوپر ایک پرندے کا آشیانہ تھا، گھونسلہ تھا، پرندہ اپنی مادہ کے ساتھ باتیں کرنے لگا۔ (یہ ساری ایک حکایت ہے) کہ دیکھو یہ مسافر جو ہمارے آشیانے کے نیچے آ بیٹھا ہے یہ آج رات ہمارا مہمان ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اس کی مہمان نوازی کریں۔ تو مادہ نے بھی اس سے اتفاق کیا اور ہر دو نے مشورہ کیا کہ ٹھنڈی رات ہے ہم اس کو گرمی کس طرح پہنچا سکتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ اپنا تنکوں کا گھونسلہ (آشیانہ) توڑ کر نیچے پھینک دیتے ہیں اس کو آگ لگا کر یہ آگ سینکے گا؟ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر جب مسافر نے اس کو اٹھا کر کے آگ لگائی تو وہ آگ سینکنے لگا سردی کا موسم تھا۔ پھر ان پرندوں نے سوچا کہ اب اور مزید مہمان نوازی کیا کی جا سکتی ہے؟ اب ہمیں چاہئے کہ ان کے لئے کچھ کھانے کا انتظام کریں اور کھانے کے لئے ہمارے پاس کچھ ہے نہیں، تو یہی ایک قربانی ہم دے سکتے ہیں کہ خود اس آگ میں جا کر گر جائیں۔ چنانچہ وہ دونوں پرندے اس آگ میں گر گئے اور مہمان نے ان کو بھون کے کھالیا۔ تو یہ حکایت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت اماں جان کو سنائی کہ مہمان نوازی کے لئے قربانی کے یہ معیار ہونے چاہئیں۔ مطلب یہ ہے کہ قربانی کرنی چاہئے، یہ نہیں کہ انسان اپنے آپ کو آگ میں ڈال لے۔

پس ہر کارکن کو اس سوچ کے ساتھ ہر مہمان کا خیال رکھنا چاہئے کہ اُس کی مہمان نوازی کا حق ادا ہو، اُس کی ضرورت کا خیال رکھا جائے، اس کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا جائے، اپنی تکلیفوں کی کچھ پرواہ نہ کی جائے، کیونکہ حق ادا کرنے کے لئے تکلیفیں تو بہرحال برداشت کرنی پڑتی ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے ایک دفعہ لنگر کے انچارج کو بلا کر کہا تھا کہ ”دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو، بعض کو نہیں اس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو“، سب مہمان تمہاری نظر میں ایک ہونے چاہئیں۔ ہر ایک کی اس طرح خدمت کرو، مہمان نوازی کرو، ”سردی کا موسم ہے تو چائے پلاؤ اور تکلیف کسی کو نہ ہو“۔ فرمایا کہ ”تم پر میرا حسن ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو“، جماعت اتنی پھیل گئی ہے کہ جو عہدیداران اور کارکنان ہیں ان پر

ہی حسن ظن ہے کہ وہ نیک نیتی سے اپنے سارے کام بجالانے والے ہوں۔ ’’ان سب کی خوب خدمت کرو، اور اگر کسی کے گھر یا مکان میں سردی ہو تو لکڑی یا کوئلے کا انتظام کردو‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ492۔ جدید ایڈیشن)

جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا کہ یہ دیکھے بغیر کہ کون امیر ہے اور کون غریب ہے، کس کے کپڑے اچھے ہیں کس کے بُرے ہیں، جو مہمان ہے اس کی مہمان نوازی کرنا ہم پر فرض ہے۔ پس یہ واقعات جو آنحضرت ﷺ کے اسوہ کے اور جو چند نمونے مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دکھائے یہ صرف اس لئے ہیں کہ ہم ان نمونوں کو ہمیشہ زندہ رکھیں اور قائم کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک دفعہ پھر ہمیں موقع دیا ہے کہ مہمان نوازی اور خدمت کرکے ہم جلسے کی برکات سے فیض اٹھانے والے ہوں گے ان برکتوں کے وارث بننے والے ہوں گے ثواب حاصل کرنے والے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے ان مہمانوں کی خدمت کے لئے مقدر کی ہیں۔ اس لئے تمام کارکنان شکرگزاری کے جذبات کے ساتھ پورے خلوص سے ہر وقت ان مہمانوں کی خدمت پر کمربستہ رہیں۔ مختلف شعبہ جات کے کارکنان ہیں، ان شعبہ جات میں رہائش بھی ہے، ٹرانسپورٹ ہے، خوراک، صفائی، آب رسانی، طبی امداد، جلسہ گاہ وغیرہ اور ہر ایک کے اپنے اپنے فرائض اور ڈیوٹیاں ہیں اور ہر ایک کا مہمان سے واسطہ پڑتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہوئے، ان کی باتیں سنیں اور ان کا خیال رکھیں۔ مہمانوں کی طرف سے بعض دفعہ غلط فہمی کی وجہ سے زیادتی بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن پھر بھی کارکن کا کام یہی ہے کہ صبر اور حوصلے سے اسے برداشت کرے۔ بعض لوگ ایسے ملکوں سے آئے ہیں جہاں بعض سہولتیں نہیں ہیں یا مختلف قسم کے ان کے طریق رائج ہیں۔ بعض چیزوں کا وہ خیال نہیں رکھتے، ارادۃً نہیں بلکہ پتہ نہیں ہوتا کہ کس طرح کس چیز کو استعمال کرنا ہے یا کس لحاظ سے کس حد تک صفائی کا خیال رکھنا ہے۔ مثلاً ٹائیلٹ وغیرہ کی صفائی ہے تو جو کارکنان صفائی پر مقرر ہیں خود کر دیا کریں۔ بجائے یہ بولنے کے کہ مہمان آئے اور گند کر کے چلے گئے۔

آنحضرت ﷺ نے تو یہ اسوہ ہمارے سامنے پیش فرمایا کہ ایک جو غیر مسلم آیا تھا اور بستر گندہ کر کے چلا گیا تو آپ نے صرف اس لئے اس بستر کو خود صاف کیا کہ وہ میرا مہمان ہے۔ تو یہ نمونے ہمارے سامنے اس لئے ہیں کہ ہم ان پر عمل کرنے والے بنیں۔ صبر اور حوصلے سے اور اعلیٰ اخلاق سے ہر ایک سے سلوک کریں اور ہمیشہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں۔ بغیر ماتھے پر بَل لائے اپنے فرائض انجام دیں۔ بہرحال ہر کارکن کے لئے بنیادی چیز جیسا کہ مَیں کئی دفعہ دہرا چکا ہوں کہ صبر، حوصلہ اور اعلیٰ اخلاق ہیں۔ اس کا خیال رکھنا چاہئے اور پھر اس کے ساتھ سب سے اہم چیز دعا ہے اس کی طرف بھی توجہ رہے۔ دعا کے بغیر تو ہمارا کوئی کام نہیں ہو سکتا اور کارکنان دعاؤں کے ساتھ ساتھ جو سارا دن اپنے کام کے دوران کرتے ہیں، نمازوں کی پابندی کی طرف بھی توجہ رکھیں۔

اللہ تعالیٰ خوش اسلوبی سے تمام کارکنان کو اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور کسی بھی قسم کی بدمزگی نہ ہو۔ مہمان بھی آپ سے خوش ہوں اور آپ مہمانوں سے خوش ہوں۔ بارشوں کی وجہ سے بڑی فکر ہے، بعض انتظامات میں مشکلات پیش آ سکتی ہیں۔ اس کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور بارشیں ہمارے کسی کام میں روک نہ بنیں۔ آج بھی یہاں آتے ہوئے جو 20-25 منٹ میں لیٹ ہوا ہوں، حالانکہ بارش کی وجہ سے اپنے وقت سے 5-6 منٹ پہلے روانہ ہوا تھا، اس کے باوجود سڑکیں بلاک تھیں، سڑکیں بند تھیں، ٹریفک جام تھا، کہیں پانی کھڑا تھا تو ہم لیٹ ہو گئے۔ حدیقۃ المہدی میں اس طرح کی روکیں ہیں کیونکہ زمین نرم ہے اس لئے وہاں مختلف شعبہ جات کو بعض کاموں میں دِقّت بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ اس لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے آسانیاں پیدا کرے اور کسی قسم کی روک نہ بنے اور مہمانوں کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

دوسری ایک دعا کی تحریک مَیں کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ آجکل ہر ایک کو پتہ ہے کہ پاکستان کے حالات دن بدن بگڑتے چلے جا رہے ہیں اور اب تک سینکڑوں قتل ہو چکے ہیں۔ مسلمان، مسلمان کو قتل کر رہا ہے حالانکہ حدیث میں ہے کہ جو مسلمان مسلمان کو قتل کرے وہ مسلمان ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قتل کرنے والوں کے لئے قرآن کریم میں بھی لعنت اور عذاب اور جہنم کا بہت سخت انذار فرمایا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ان لوگوں کو عقل دے اور ملک کو بھی بچائے، کیونکہ جب اس طرح اندر سے دشمنیاں اٹھتی ہیں، اندر سے کمزوری پیدا ہوتی ہے پھر باہر کے دشمن بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ملک کو محفوظ رکھے، اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحم کرے جو حقیقت کو سمجھتے نہیں اور اپنی تباہی کا خود سامان پیدا کر رہے ہیں۔

☆☆☆

خوش بخت جاں نثار

(حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے وصال پر)

باغِ احمد کا گُل عِذار گیا
قوم کا ایک شہسوار گیا
ہر خلیفہ کا دستِ راست رہا
اور خلافت پہ جان وار گیا
کر کے الدّار کی نگہبانی
کامیاب ایک پہریدار گیا
قابلِ رشک اس کی درویشی
زندگی عجز سے گزار گیا
ہر کسی کو گلے لگاتا تھا
غم کے ماروں کا غمگسار گیا
جو بھی آیا مسیح کا مہماں
لطف سے اس کے زیرِ بار گیا
اس کی رحلت پہ ہر زباں پہ تھا
کیسا خوش بخت جانثار گیا
برزبانِ حضور ذکر اس کا
ہے گواہی کہ کامگار گیا

(عطاء المجیب راشد لندن)

امتحان برائے انصار اللہ بھارت

بابت خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی ۲۰۰۸ء

اراکین انصار اللہ بھارت کے لئے اعلان ہے کہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی ۲۰۰۸ء کے پروگرام کے تحت درج ذیل کتب کا سہ ماہی امتحان ہوگا۔ اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ انصار شریک ہوں۔ ناظمین وزعماء کرام نیز مبلغین وزعماء کرام نیز مبلغین ومعلمین حضرات سے درخواست ہے کہ انصار کو اس امتحان کے لئے تیار کرائیں اور صدفی صد انصار کو شامل کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ (جزاکم اللہ)

نام کتب :

۱- ’’الوصیت‘‘ از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام: - پہلی سہ ماہی اکتوبر ۲۰۰۷ء تا دسمبر ۲۰۰۷ء کے لئے

۲- ’’منصب خلافت‘‘ از حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ: - دوسری سہ ماہی جنوری ۲۰۰۸ء تا مارچ ۲۰۰۸ء کے لئے

۳- ’’اختلافات سلسلہ کی تاریخ کے صحیح حالات‘‘ از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کتاب آئینہ صداقت کا ایک باب: -
تیسری سہ ماہی اپریل تا جون ۲۰۰۸ء کے لئے

۴- ’’نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر‘‘ از حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کی تقریر: -
چوتھی سہ ماہی جولائی تا ستمبر ۲۰۰۸ء کے لئے

’’خلافت حقہ اسلامیہ‘‘ تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جلسہ سالانہ ۱۹۵۰ء

پہلی سہ ماہی کا امتحان دسمبر ۲۰۰۷ء میں ہے۔
دوسری سہ ماہی کا امتحان مارچ ۲۰۰۸ء میں ہے۔
تیسری سہ ماہی کا امتحان جون ۲۰۰۸ء میں ہے۔
چوتھی سہ ماہی کا امتحان ستمبر ۲۰۰۸ء میں ہے۔

نوٹ : کتب کے لئے دفتر نشرواشاعت سے رابطہ کریں۔

(مظفر احمد ناصر قائد تعلیم مجلس انصار اللہ بھارت)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
گولبازار ربوہ
فون 047-6213649
047-6215747

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان :2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۶ء.........

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تبشیری و انذاری پیشگوئیوں کی روشنی میں

(..........غلام نبی نیاز۔مبلغ انچارج کشمیر..........)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں ہزاروں میں ہیں جن میں سے اکثر پوری ہوئی ہیں پوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک پوری ہوتی رہیں گی انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ سے ان الفاظ میں وعدہ فرمایا ہے۔

جَاءَ وَقْتُکَ وَنُبْقِی لَکَ الْاٰیٰتِ بَاھِرَاتٍ جَاءَ وَقْتُکَ وَنُبْقِی لَکَ الْاٰیٰتِ بَیِّنٰتٍ۔ (تذکرہ صفحہ 531)

یعنی آپ کی صداقت کے چمکتے ہوئے اور کھلے نشانات ہمیشہ قائم رہیں گے۔ حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں ان الہامات میں الفاظ باھرات اور بینات صفت کے طور پر نہیں بلکہ حال کے طور پر آئے ہیں اور دوام کا فائدہ دیتے ہیں۔

غرض اس الہام میں یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ آپ کی صداقت کے نشانات آپ کی وفات کے ساتھ ختم نہیں ہو جائیں گے بلکہ ہر زمانے میں نئے سے نئے نشانات ظاہر ہوتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کثرت کے ساتھ علوم غیبیہ پر اطلاع بخشی ہے جس کا شمار ہی نہیں۔ اور یہی امور غیبیہ آپ کے منجانب اللہ ہونے کا ایک بڑا زبردست ثبوت ہیں۔ ہزاروں نشانات اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ پر ظاہر فرمائے اور صدہا علم غیب پر مشتمل پیشگوئیاں ہیں جو اپنی کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے بجز خدا کے رسولوں کے کسی پر منکشف نہیں کی جاتیں آپؑ فرماتے ہیں۔

”خدا کے عظیم الشان نشان بارش کی طرح میرے پر اتر رہے ہیں اور غیب کی باتیں میرے پر کھل رہی ہیں۔ ہزارہا دعائیں اب تک قبول ہو چکی ہیں اور تین ہزار سے زیادہ نشان ظاہر ہو چکا ہے“

(روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 140 بحوالہ تریاق القلوب)

علم غیب اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ اُس کے بھیدوں اور رازوں سے کوئی واقف نہیں۔ ہاں وہ اپنے رسولوں کو ہی اپنے نہاں درنہاں رازوں سے واقف کراتا ہے فرمایا:

عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا۔ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِن رَّسُوْلٍ۔

یعنی اللہ تعالیٰ ہی غیب جاننے والا ہے اور وہ اپنے غیب پر کسی کو غالب نہیں کرتا سوائے ایسے رسول کے جس کو وہ اس کام کیلئے پسند کر لیتا ہے۔

پس مامور من اللہ جو پیشگوئیاں کرتے ہیں وہ اُن کی صداقت کو پرکھنے کا بہترین ذریعہ ہوا کرتی ہیں۔

پیشگوئیوں کے اقسام

نوعیت کے لحاظ سے پیشگوئیاں دو قسم کی ہوا کرتی ہیں ایک وہ جو وعدہ پر مبنی ہوتی ہیں یعنی تبشیری پیشگوئیاں اور دوسری وہ جو وعید پر مشتمل ہوتی ہیں یعنی انذاری پیشگوئیاں۔ اول الذکر مومنین سے خاص ہوتی ہیں جبکہ انذاری پیشگوئیاں غافل اور ضدی لوگوں کیلئے ہوتی ہیں تا کہ وہ اُن سے فائدہ اٹھا کر اپنی اصلاح کر لیں اور ایسے اعمال سے باز آجائیں جو خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے کا موجب بن سکتی ہوں۔

انبیاء کرام یہی دو مقاصد لیکر آئے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ۔

(سورہ کہف 57 اور الانعام 49)

اسی طرح فرمایا: فَبَعَثَ اللّٰہُ النَّبِیّٖنَ مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ (سورہ البقرہ آیت 213) یعنی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم رسولوں اور نبیوں کو مبشر و منذر بنا کر ہی دنیا میں بھیجتے ہیں۔

پس یہی دو عظیم مقاصد ہوتے ہیں انبیاء کرام اور رسولوں کے تا کہ دنیا والوں کے تعلقات اپنے پیدا کرنے والے خالق و مالک کے ساتھ استوار ہو سکیں۔ یہی دو مقاصد لیکر عصر حاضر کے امام سیدنا و امامنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ

”خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تا میں اس خطرناک حالت کی اصلاح کروں اور لوگوں کو خالص توحید کی راہ بتاؤں......اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کروں“

(کتاب البریہ)

نیز فرمایا ”مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پر حکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھانے والا صرف حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں“ (اربعین نمبر 1 صفحہ 3)

سلسلہ احمدیہ کا قیام

آپؑ نے دعویٰ مسیحیت و مہدویت سے پہلے قرآن مجید کی فضیلت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور الہام کی ضرورت اور اس کی حقیقت پر مشتمل ایک کتاب براہین احمدیہ کے نام سے لکھنی شروع کر دی 1880ء میں اس کتاب کا پہلا حصہ شائع ہوا۔ کتاب پانچ حصوں پر مشتمل ہے۔

اہل حدیث کے مشہور عالم مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے اس کو بے نظیر کتاب قرار دیا۔ اس کتاب میں حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ایک الہام اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ آدَمَ کی تشریح میں فرمایا یہ ایک عظیم پیشگوئی ہے جس میں روحانی سلسلہ کے قائم ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ایسے وقت میں جب اس سلسلہ کا نام و نشان نہیں تھا“ (تذکرہ صفحہ 69)

اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھئے 12 جنوری 1889 کو حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش ہوئی اور اُسی روز حضور نے شرائط بیعت کا اعلان کر کے سلسلہ کی اصولی طور پر بنیاد رکھی اور مخلصین کو بیعت کیلئے مدعو کیا 1901ء میں سلسلہ کو مسلمان فرقہ احمدیہ سے متعارف کرایا پس سلسلہ احمدیہ موجودہ دور کے آدم کا قائم کردہ اور خدا تعالیٰ کی عظیم ہستی کا زندہ ثبوت ہے اور ہم احمدیوں کیلئے اس سے زیادہ خوشخبری اور کیا ہو سکتی ہے کہ ہم اس سلسلہ سے وابستہ ہیں۔

نشان نمائی کی دعوت

اس سے پہلے 1885ء کو آپ نے مجدد وقت ہونے کا اعلان کیا اور دنیا بھر کے بڑے بڑے لوگوں اور مذہبی لیڈروں کو حقانیت اسلام اور صداقت آنحضرتؐ معلوم کرنے کیلئے نشان نمائی کی دعوت دی۔ اور فرمایا۔

”اگر آپ آویں اور ایک سال رہ کر کوئی آسمانی نشان مشاہدہ نہ کریں تو دو سو روپیہ ماہوار کے حساب سے آپ کو ہرجانہ یا جرمانہ دیا جائے گا“

(تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ 12)

1890ء کے اواخر میں آپ کو کہا گیا کہ جس مسیح ابن مریم کے آنے کی خبر دی گئی تھی وہ آپ ہیں اس طرح آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا چنانچہ اس کے بعد مخالفت کی آندھیاں اُٹھیں۔ ہر مذہب کے لوگ آپ کے مخالف ہو گئے۔ آپ کے ساتھ ٹھٹھا اور مذاق کیا گیا قتل کے منصوبے بنائے گئے۔ اور قرآنی ارشاد یا حسرۃ علی العباد مایاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزء ون۔ کے تحت آپ کے ساتھ وہ سب کچھ کیا گیا جو مامورین من اللہ کے ساتھ ہوتا آیا ہے۔

آپ نے مخالفین کو تحدی کے ساتھ بتایا کہ

”میرے رب نے میری طرف وحی کی اور مجھ سے وعدہ فرمایا کہ وہ میری نصرت فرمائے گا یہاں تک کہ میری دعوت اور میرا سلسلہ زمین کے مشارق و مغارب یعنی زمین کے کناروں تک پہنچ جائے گا“

(کتاب لجۃ النور ترجمہ از عربی عبارت)

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بایں الفاظ اپنی جناب سے یوں مخاطب ہو کر تسلی دی۔

”تیری ذریت منقطع نہ ہوگی اور آخری دنوں تک سر سبز رہے گی خدا تیرے نام کو اُس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے ہیں اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں۔ وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی و نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور اُن کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور اُن میں کثرت بخشوں گا“۔

(تذکرہ صفحہ 146-145)

اللہ تعالیٰ کی مذکورہ بشارات بہت ساری پیشگوئیوں پر (جو تبشیری رنگ بھی رکھتی ہیں اور انذاری بھی) مشتمل ہیں اور ان میں ہر ایک نہایت شان کے ساتھ پوری ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔

مولوی محمد حسین بٹالوی کا انجام

اسبات کا اظہار ہو چکا ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے آپؑ کی تصنیف براہین احمدیہ کو بے نظیر قرار دیا تھا لیکن جب 1890ء میں آپ نے دعویٰ مسیحیت و مہدویت فرمایا تو یہی شخص مخالف کیمپ میں جا بیٹھا 1891 میں اس شخص نے ایک فتویٰ تیار کیا اور ہندوستان بھر کے علماء سے اس پر دستخط کرائے اور مشتہر کیا اپنی ادارت میں چلنے والے رسالہ اشاعۃ السنہ“ میں یوں لاف زنی کرتے ہوئے لکھا۔

”اشاعۃ السنہ“ نے جیسا کہ اس کو دعاوی قدیمہ کی نظر سے آسمان پر چڑھایا تھا ایسا ہی ان دعاوی جدیدہ کی نظر سے اس کو زمین پر گرا دے گا“

(اشاعۃ السنہ نمبر 1 جلد 13 صفحہ 403۔ سن 1890ء)

بھلا اللہ تعالیٰ کو یہ لاف زنی اپنے محبوب کے بارہ میں کیسے پسند آتی اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً خوشخبری دی کہ

”اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ“

کہ جو تیری ذلت کا خواہاں ہے میں اسے دنیا میں ذلیل کروں گا خود آپ نے بڑے ہی پر جلال اور پر ہیبت الفاظ میں یوں پیشگوئی کی۔

اے بے تکفیر مابستہ کمر
خانہ ات ویراں تو در فکر دگر

کہ اے میری تکفیر پر کمر باندھنے والے تیرا گھر ویران ہونے والا ہے اور تو دوسروں کے فکر ویرانی میں ہے۔

حضرات دیکھئے خدائے ذوالجلال نے اپنے مامور کی بات کو کیسے پورا کیا ہوا یوں کہ 1974ء کہ پر خطر سال میں معاند احمدیت مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے نواسے کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت ملی۔ انہوں نے جماعت احمدیہ بیلجیم کے ماہنامہ ”اسلام“ مارچ 2003ء کو ایک انٹرویو ریکارڈ کرایا وہ فرماتے ہیں:

”مولوی محمد حسین صاحب نے چار شادیاں کیں جن سے چھ لڑکے اور پانچ بیٹیاں پیدا ہوئیں جن میں سے ایک امۃ الرؤف میری والدہ تھیں۔ بیٹوں میں دو بڑے بیٹے عبد النور اور عبد الشکور تھے جو گھر سے بھاگ کر ممبئی چلے گئے اور وہاں جا کر عیسائی ہو گئے۔

ایک لڑکا ابو الاسحاق تھا جو پاگل ہو گیا تھا اور اس نے ساری زندگی لاہور کے پاگل خانہ میں گذاری۔ مولوی محمد حسین صاحب کے ایک بیٹے کا نام شیخ عبد السلام تھا۔ ان کا ایکسیڈنٹ ہوا اور بیساکھی کے سہارے چلا کرتے تھے۔ پھر آنکھوں میں موتیا اترا تو میں اُن کی انگلی پکڑ کر گاؤں 23 چک جڑانوالہ لے جایا کرتا تھا۔ مولوی محمد حسین صاحب کے چھٹے لڑکے احمد حسین تھے ایک عید پر میں نے انہیں کہا کہ آئیں نماز پڑھنے چلیں وہ کہنے لگے کہ میرا نمازوں سے دل چل گیا ہے نہ میں خدا کو مانتا ہوں نہ نمازوں کو“۔

مولوی صاحب کی لڑکیوں میں سے بھی کوئی ایسی نہیں جس کی تعریف کی جائے۔ سارا خاندان دین سے دور ہو گیا ہے۔ بے شمار مصائب طلاقوں اور موتوں کی

صورت میں نازل ہوئے جو میں ابھی ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔ اس وقت مولوی صاحب کے دو پڑپوتے لاہور میں رہتے ہیں۔ ایک فاروق ہے جو ہیروئن پیتا ہے اور اس کو چھ ماہ قید کی سزا ابھی ہوئی ہے دوسرا اولیس ہے جو ہجڑا ہے"۔

مکرم شیخ محمد سعید صاحب نے اپنی قبول احمدیت کے حوالے سے بیان کیا کہ میرے والد 1944 میں فوت ہوگئے تھے 1967 میں ایک دوست سے بات کرنے کے بعد مجھے احمدیت کی سچائی کا علم ہوگیا تھا لیکن مجھ میں احمدیت قبول کرنے کی جرأت نہیں تھی بیوی بچے بھی تھے سارا خاندان خلاف ہو جاتا۔

1968 میں اللہ تعالیٰ نے خیرے دعا کرنے پر مجھے احمدیت کی سچائی کا معجزہ بھی دکھایا لیکن میں پھر بھی یہی دعا کرتا رہا کہ اے اللہ مجھے واضح طور پر بتا۔ ایک روز خواب میں دیکھا کہ مسجد نبوی میں آنحضور ﷺ کے ہمراہ خلفائے راشدین حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بیٹھے ہیں۔ لیکن جب 1974 میں احمدیوں کے خلاف فساد ہوا اور احمدیوں کے گھروں اور دُکانوں کو جلایا گیا تو میرے دل نے کہا کہ یہ سچوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ جھوٹوں کے ساتھ نہیں۔ اُسی روز میں احمدیہ مسجد کی طرف گیا۔ مسجد کا دروازہ بند تھا لیکن میں نے وہاں کھڑے ہو کر اقرار کیا کہ اب میں بیعت کرلوں گا اور اگلے ہی روز میں نے بیعت کرلی 1975 میں میری والدہ کی وفات ہوئی تو دوستوں کی خواہش کے باوجود میں نے جنازہ نہیں پڑھا"۔

(ماخوذ از ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل جمعۃ المبارک 12 ستمبر 2003ء لندن)

اولاد اور جماعت کی ترقی کا الٰہی وعدہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے الہاماً یہ وعدہ بھی کیا ہے "تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔ تیری ذریت منقطع نہ ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بڑھاؤں گا اور اُن کے نفوس اور اموال میں برکت دوں گا"

(تذکرہ صفحہ 145-146)

ایک طرف خدائے ذوالجلال ورحمٰن کے یہ وعدے تو دوسری طرف آپ یعنی مسیح موعود علیہ السلام کے دشمنوں کے اعلانات جو بقول ان کے الہاماً اُن کو بتائے گئے ہیں وہ یہ کہ نعوذ باللہ آپؑ کاذب ہیں اس لئے خدا تعالیٰ انہیں ہلاک کرے گا۔ آپ مقطوع النسل ہوں گے۔

خدا کہتا ہے چند روز تک قادیان میں نہایت ذلت و خواری کے ساتھ تذکرہ رہے گا پھر معدوم ہو جائے گا۔ ہمارا الہام تو تین سال کے اندر اندر تمہارا خاتمہ بتلاتا ہے۔ آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائے گی۔ غایت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی۔ (کلیات آریہ مسافر)

یہ سلسلہ نیست و نابود ہو جائے گا عنقریب انشاء اللہ نشان نہیں رہے گا (اظہار مخادعت صفحہ 11 مصنفہ عبد الاحد خانپوری)

مجھ کو بھی الہام ہوا ہے کہ مرزا کا لنگر خانہ تباہ ہو جائے گا اور تنگی آئے گی کیوں کہ لنگر خانہ پر جو روپیہ صرف ہوتا ہے وہ ظلم کا ہے۔

(عبد العزیز تھانیسری اہلحدیث 30 نومبر 1904)

خدا کے مسیحؑ اور اُن کے مخالفین دونوں کی تحریرات آپ کے سامنے خاکسار نے پیش کی ہیں۔ خدارا انصاف سے بتائیے کہ اُس صاحب سطوت و صاحب جبروت خدا نے کس کا ساتھ دیا کس کی پیشگوئیاں پوری کیں۔

ہاں! ہاں! خداوند قدوس نے اپنے وعدوں کے مطابق اپنے مسیح و مامور سے کئے گئے وعدے پورے کرکے دکھائے اور دشمنوں کی لاف زنیوں کو غلط ثابت کردیا۔ اور ایسا ہونا ضروری تھا۔ خدا ہمیشہ اپنے منتخب افراد کی ہی مدد کرتا ہے چاہئے کوئی سمجھنے والا ہو۔

آپؑ فرماتے ہیں:

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میری جیسی جسکی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

سنئے اور غور سے سنئے! ذریت سے اگر پشتنی اولاد مراد لیں تو اس وقت سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے خاندان کی تعداد سینکڑوں میں ہے جو تقریباً سب کے سب کسی نہ کسی رنگ میں خدمت دین بجا لا رہے ہیں اور مولا کریم کے فضل و کرم سے سرسبز و شاداب ہیں اور ملکوں میں پھیل کر لوائے اسلام کی پاسبانی کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تو نے بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اگر ذریت اور نسل سے مراد آپ کے حلقہ بیعت میں آنے والے مخلصین ہیں تو اس وقت جماعت کی تعداد کروڑوں میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں 189 ملکوں میں آج سیدنا و امامنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی روحانی بادشاہت قائم ہے۔ الہام میں آپ کو بادشاہ کا خطاب ملا ہے۔ سچ فرمایا تھا مسیح دوران نے۔

آنکھ رکھتے ہو ذرا سوچو کہ کیا راز ہے؟
کس طرح ممکن کہ وہ قدوس ہو کاذب کا یار
میں اگر کاذب ہوں کذابوں کی دیکھوں گا سزا
پر اگر صادق ہوں پھر کیا عذر ہے روز شمار

معزز حضرات! کسی شاعر کا قول ہے جو زبان زد ہے "کہتی ہے تجھے خلق خدا غائبانہ کیا"؟ اس قول کی روشنی کے تحت محترم جہاں زیب صاحب کیلیفورنیا امریکہ کے خط کا اقتباس پیش کرتا ہوں محترم جناب زیب صاحب نے یہ خط دیوبندیوں کی اچھل کود (جو وہ جماعت احمدیہ کے خلاف کررہی ہے) کے سلسلے میں محترم ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ چٹان کے نام لکھا ہے اور محترم ایڈیٹر صاحب نے اس خط کو آئینہ خیال کے صفحے پر شائع کیا ہے زیب صاحب کہتے ہیں۔

"ہم معاملے کا صرف ایک رُخ دیکھنے کے عادی ہیں جبکہ حقیقت حقیقت ہی ہوتی ہے ہم مانیں یا نہ مانیں اور حقیقت ہے کہ اگر آپ دنیا بھر میں رہ رہے 30 کروڑ قادیانیوں تک اپنی بات پہنچانا چاہتے ہیں تو آپ کو حقیقت پسند بننا ہوگا صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا ہوگا اور دلیل سے اُن کو قائل کرنا ہوگا۔

(ہفت روزہ چٹان سوموار 4 دسمبر تا 10 دسمبر 2006ء سرینگر کشمیر)

اس بات کا اظہار مومنین کے ازدیاد ایمان کا باعث ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ کہ "میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاوں گا۔ اور اُن کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور اُن میں کثرت بخشوں گا"۔

ایسے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بڑھ رہا ہے اور بڑھتا رہے گا یہاں تک اُن کی کثرت سے زمین پُر ہو جائے گی۔ آخر کون ہیں یہ دلی محبت کرنے والے؟ اس کا تجزیہ اس طرح ہوسکتا ہے کہ دو گروہ محبت کا دعویٰ کرنے والے ہوں گے دو میں سے ایک ہی سچا ہوگا اور اُس کی سچائی کی یہ دلیل ہوگی کہ وہ بڑھیں گے۔

اب ظاہر ہے کہ غیر احمدی تو کسی بھی صورت میں محبت کرنے والوں میں شامل نہیں ہوسکتے۔ پھر یہ دو گروہ کون ہیں جن کے درمیان وہ مولائے حقیقی فرق کررہا ہے۔ ظاہر ہے وہ خلافت سے وابستہ لوگ اور خلافت سے روگرداں لوگوں کا گروہ ہے۔ الحمد للہ خلافت سے وابستہ گروہ ہر لحاظ سے بڑھ رہا ہے جس کا منطقی نتیجہ یہی ہے کہ وہی خالص اور دلی محبوں کا گروہ ہے"۔

جماعت کی ترقی اور مخالفین کی تباہی

1900ء کو معاندین احمدیت کی فتنہ خیزیاں اور ریشہ دوانیاں انتہا پر تھیں۔ بڑے بڑے صنادید خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کو تباہ کرنے کے درپے تھے۔ گولڑہ شریف کے سجادہ نشین پیر مہر علی شاہ کے مرید حافظ محمد غازی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف فارسی میں ایک توہین آمیز اور گالیوں سے پُر نظم شائع کی۔ جو نظم اس وقت کے مخالف علماء کے اندرون کا آئینہ دار ہے۔ اس نظم میں احمدیت کی تباہی کی پیشگوئی کی گئی ہے نظم اس طرح ہے۔

چرا شائع کنی این دین باطل را درایں عالم
چو آمدہ بتکذیبش زمین و آسمان بینی
چرا بستی کہ از بہر تراویج عقائد خود
چو آیات خدا از بہر تردیدش عیاں بینی
بتکذیب امامت تو ندا از آسمان آمد
بزودی پیش حق شاداں گروہ دشمنان بینی
زمین نفرت کند از تو فلک گرید براحوالت
ملک لعنت کناں نزد خدا بر آسمان بینی

(مشمولہ کتاب سیف چشتیائی از پیر مہر علی شاہ گولڑوی صفحہ 343 مطبع مصطفائی لاہور)

"جب تو زمین و آسمان کو اس کی تکذیب میں آمادہ دیکھتا ہے تو پھر کیوں اس دین باطل کو اس دنیا میں شائع کررہا ہے۔ جب تو اس کی تردید میں اللہ تعالیٰ کی آیات کو واضح دیکھتا ہے تو پھر اپنے عقائد کو رائج کرنے کیلئے کیوں کمربستہ ہے۔ تیری امامت کی تکذیب کیلئے آسمان سے آواز آئی تو جلدی ہی حق کے سامنے دشمنوں کے گروہ کو خوش دیکھے گا۔ زمین تجھ سے نفرت کرتی ہے آسمان تیرے احوال پر روتا ہے اور آسمان پر خدا کے حضور تو فرشتوں کو لعنت کرتے ہوئے دیکھے گا"۔

پس یہ وہ دور تھا جب دشمنان احمدیت کی ناکام تدبیریں، اُن کی فتنہ خیزیاں اور بدترین منصوبے بجان احمدیت کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ ایسے وقت میں سیدنا و امامنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب اربعین میں یوں اعلان فرمایا کہ:

"اب خدا کی اور اُن لوگوں کی ایک کُشتی ہے یعنی خدا چاہتا ہے کہ اپنے بندہ کی جس کو اس نے بھیجا ہے روشن دلائل اور نشانوں کے ساتھ سچائی ظاہر کرے اور یہ لوگ چاہتے ہیں کہ وہ تباہ ہو اُس کا انجام بد ہو اور وہ ان کی آنکھوں کے سامنے ہلاک ہو اور اُس کی جماعت متفرق اور نابود ہو......

ہر ایک جو زندہ رہے گا وہ دیکھ لے گا کہ آخر خدا غالب ہوگا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کردے گا"

عنقریب خدا تمہیں دکھلا دے گا کہ اُس کا ہاتھ غالب ہے نادان کہتا ہے کہ میں اپنے منصوبوں سے غالب ہو جاؤں گا۔ مگر خدا کہتا ہے کہ اے لعنتی دیکھ میں تیرے سارے منصوبے خاک میں ملا دوں گا"

(اربعین)

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مارچ 1889 کو بحکم الٰہی لوگوں سے بیعت لینا شروع کی تو سنت انبیاء کے مطابق آپ کی زبردست مخالفت شروع ہوگئی آپ سے بیعت لینے والوں کا جینا دوبھر کردیا گیا فتاوی تکفیر کی ساری توپیں اور مشین گنیں اور سبّ و شتم کے تمام گولے مخالفت اور دشمنی کے تمام تیر آپ کی طرف پھیر دیئے گئے لیکن آپؑ کے اور آپ کے غلاموں کے پائے استقلال میں ذرا بھی فرق نہ آیا۔

کیا ہی عجیب قدرتوں اور طاقتوں والا وہ مولا کریم ہے کہ ایک طرف بڑے بڑے علماء، دانشور اور اپنے زعم میں عظیم فلاسفر اپنے ساز و سامان اور جمیعت کے ساتھ برسرپیکار ہیں تو دوسری طرف تن تنہا ایک بیکس و بے سروسامان اور دنیا کی نظروں میں حقیر انسان ایسا کہ نہ اُس کے پاس دھن نہ دولت نہ جتھہ نہ حکومت، سینہ سپر ہے اور مولا کریم اُن کو یوں تسلی دیتا ہے کہ

"اپنا کام کئے جا خدا اُن کے حملوں کا جواب اپنے زور آور حملوں سے دے گا اور تیری صداقت ثابت کرکے چھوڑ دے گا خوف نہ کر کہ اللہ کے مرسلوں کو بجز اُس کے کسی چیز کا خوف نہیں ہوا کرتا" (حقیقۃ الوحی)

چنانچہ خدائے ذوالجلال اور قہار کے زور آور حملوں کے سامنے قادیان کی گمنام بستی سے اٹھنے والی اس گمنام انسان کی آواز حسب وعدہ الٰہی بڑی تیزی کے ساتھ شش جہت میں پھیل گئی اور مخالفین کے حصے میں سوائے ناکامی و نامرادی کے کچھ بھی حاصل نہ ہوسکا۔ سچ کہا تھا خدا کے مسیحؑ نے۔

شریروں پر پڑے اُن کے شرارے
نہ اُن سے رک سکے مقصد ہمارے
مقابل پہ میرے یہ لوگ ہارے
کہاں مرتے تھے پر تو نے ہی مارے

گڑھے میں تو نے سب دشمن اتارے
ہمارے کر دئے اونچے منارے
انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اپنی کتاب نزول مسیح میں آپؑ فرماتے ہیں:

”کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں کہ کوششیں تو اس غرض سے کی گئیں کہ یہ تخم جو بویا گیا ہے اندر ہی اندر نابود ہو جائے۔ صفحہ ہستی پر اس کا نام ونشان نہ رہے۔ مگر وہ تخم بڑھا اور پھولا اور ایک درخت بنا اور اس کی شاخیں دور دور چلی گئیں اور اب وہ درخت اسقدر بڑھ گیا کہ ہزاروں پرند اس پر آرام کررہے ہیں“۔

اب تو ہزاروں کی بات نہیں اب تو کروڑوں کی بات ہے اور آج جماعت کے بغیر دنیا میں بسنے والی اقوام کا تصور بے معنی ہے جب تک کہ جماعت احمدیہ کا ذکر نہ ہو۔ جماعت آج پوری دنیا پر فکری اور علمی طور پر دنیا والوں کے ذہنوں پر چھاگئی ہے۔ اب تاریخ عالم جماعت کے ذکر کے بغیر بے معنی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قلمکار اب یہ لکھنے پر مجبور ہوگئے ہیں:

”کیا ایسی تحریک کو اشتعال انگیز تقریروں کے ذریعہ ختم کیا جاسکتا ہے۔ کیا یورپ وایشیاء میں ایک پلان کے ساتھ کام کرنے والوں کو کہاوتوں کی پھبتیوں اور استہزا کے قہقہوں سے دنیا بدر کیا جاسکتا ہے؟ اس کیلئے جب تک وہ انداز اختیار نہ کیا جائے جس سے فکری اور عملی تقاضے پورے ہوں ہنگامہ خیزی کا نتیجہ وہی برآمد ہوگا جس پر مرزا صاحب کے الہام انی مهين من اراد اهانتک صادق آئے گا“

(رسالہ المنیر 10 اگست 1955 صفحہ 10-11 کالم 4 زیر عنوان ربوہ کی سیر)

چنانچہ خدائے غیور اور صادق الوعد نے اپنے مامور کے خلاف ہر اٹھنے والی آواز کو بے معنی اور بے اثر بنا کر رکھ دیا۔ ہر اٹھنے والی آندھی کو ہمیشہ کیلئے ساکت کردیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مخالفین احمدیت کو مخاطب کرتے ہوئے آگاہ کیا کہ ” جو مخالف قدم مارے گا خدا اُس کو تباہ کرے گا اُس کے سلسلہ کو پائیداری نہیں ہوگی۔ یہ خدا کی طرف سے وعدہ ہے جو ہرگز تخلف نہیں کرے گا“۔

(مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ 24)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جون 1908 کو اخبار ”وفا“ کے ایڈیٹر نے اپنے ایڈیٹوریل کی سرخی یوں جمائی تھی۔

صادقاں را نور حق بائید مدام
کاذباں مردند شد ترقی تمام

یعنی جو سچے دعویدار ہوتے ہیں کامیابی و کامرانی ہمیشہ اُن کے قدم چومتی ہے جب کہ جھوٹے لوگ مرنے کے ساتھ ہی مرجاتے ہیں اُن کا سلسلہ ناپید ہوجاتا ہے۔

معزز حضرات! آپ سب واقف ہیں کہ سیدنا و امامنا حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کی وفات 26 مئی 1908ء کو ہو جاتی ہے اور 27 مئی 1908 کو اللہ تعالیٰ حسب وعدہ دوسری قدرت کے ذریعہ گرتی جماعت کو تھام لیتا ہے۔ اس طرح مخالفین کی خوشیاں پامال ہوکر رہ جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے دستِ قدرت سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پھلنے اور پھولنے کے سامان پیدا کردیتا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قبل از وقت فرمایا تھا کہ

”یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھادے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا“۔ (تذکرہ ص 597)

نیز آپ نے فرمایا:

”خدا اس مذہب اور سلسلہ میں نہایت درجہ فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی“۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی ان پیش خبریوں کو ہم سب نے پورا ہوتا دیکھا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ دیکھیں گے بلکہ حسب وعدہ الٰہی قیامت تک کے لوگ ایسے نظارے دیکھتے رہیں گے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت اولیٰ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو جو داخلی استحکام نصیب فرمایا وہ سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

خلافت ثانیہ کے عظیم اور غیر معمولی دور میں جماعت دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی اور مظبوطی سے اپنی جڑیں پھیلائیں۔ جہاں یہ غیر معمولی کامیابی جماعت کو ملی وہاں مخالفتوں اور مشکلات کا دور بھی انتہا کو پہنچ گیا۔ 1934 سے لیکر 1953 تک حکومتوں کے تعاون سے جماعت کو تباہ کرنے کے منصوبے بنائے گئے لیکن خدائے ذوالجلال نے اُن سب منصوبوں کو خاک میں ملادیا۔

1934ء میں احرار نے پنجاب کے گورنر مسٹر ایمرسن کے ساتھ ملی بھگت کرکے جماعت کو ایک سال کے اندر اندر نابود کرنے کی ناکام کوشش کی۔ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ تحریک احرار خود ملیا میٹ ہوگئی۔

پھر 1939 میں چوہدری افضل حق صاحب احراری نے پشاور میں منعقدہ احراری کانفرنس 7-8-9 اپریل 1939 کے خطبہ صدارت میں پھر ایک بار جماعت احمدیہ کے متعلق اعلان کیا کہ دس برس کے اندر اندر اس فتنہ (یعنی احمدیت) کو ختم کرکے چھوڑ دے گا۔ (خطبات احرار صفحہ 37)

پیشگوئی 1939 میں کی گئی 1949 کو اس کی معیاد ختم ہوگئی افضل حق صاحب ناکام ونامراد بصد حسرت ویاس اس دنیا سے چل دیئے۔ خدا نے ان کو جھوٹا قرار دیا اور 1949ء کو ہی جماعت احمدیہ کے نئے عالمی مرکز ربوہ کی تعمیر شروع ہوگئی۔ 1953ء کو پھر حکومت پنجاب اور ملاؤں نے ملکر جماعت احمدیہ کو نابود کرنے کی ناکام مہم شروع کردی اور حضرت مصلح موعودؓ کے خلاف حکم زبان بندی جاری کردیا گیا حضورؓ فرماتے ہیں۔ 1953ء میں جب فسادات ہوئے تو سیفٹی ایکٹ کے تحت گورنر پنجاب نے مجھے نوٹس بھجوایا کہ آپ کی طرف سے یا آپ کے اخبار کی طرف سے احرار کے خلاف کوئی بات شائع نہیں ہونی چاہئے ورنہ فساد بڑھ جائے گا یہ نوٹس ضلع جھنگ کا ڈی ایس پی میرے پاس لیکر آیا میں نے یہ نوٹس تو لے لیا مگر ڈی ایس پی سے کہا آپ اس وقت اکیلے مجھ سے ملنے آئے ہیں اور کوئی خطرہ محسوس کئے بغیر میرے پاس پہنچ گئے ہیں اس لئے کہ آپ کو یقین ہے کہ گورنمنٹ آپ کی پشت پر ہے۔

پھر اگر آپ کو یقین ہے کہ گورنمنٹ کا نمائندہ ہونے کی وجہ سے حکومت آپ کی مدد کریگی تو میں جو خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ خلیفہ ہوں مجھے یقین نہیں ہونا چاہئے کہ خدا میری مدد کرے گا بیشک میری گردن آپ کے گورنر کے ہاتھ میں ہے لیکن آپ کے گورنر کی گردن میرے خدا کے ہاتھ میں ہے۔ آپ کے گورنر نے میرے ساتھ جو کرنا تھا وہ کرلیا اب میرا خدا اپنا ہاتھ دکھائے گا۔ چنانچہ چند دنوں کے اندر اندر مرکزی حکومت کے حکم سے مسٹر چندریگر کو جو اُس وقت گورنر پنجاب تھے رخصت کردیا گیا“

(الفضل 5 ستمبر 1958)

گورنر کے تبدیل ہونے کے ساتھ ہی پنجاب حکومت کی صف بھی لپیٹ دی گئی سچ کہا خدا کے مسیح نے

جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہٴ زار ونزار

1974 کو منصوبہ بند طریق پر بلا اختلاف آپسی نظریات فرعون ہامان کی فوجیں یکجا ہوئیں اور جماعت کو نیست ونابود کرنے کا تہیہ کرلیا گیا لیکن کیا ہوا وہی نا جو خدائے قادر وتوانا نے اپنے پیارے مسیح ومہدی علیہ السلام کو الہاماً بتایا تھا۔ اَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُنْتَصِرٌ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَ يُوَلُّونَ الدُّبُرَ

(تذکرہ صفحہ 75)

چنانچہ خدا تعالیٰ نے اپنے خلیفہ کی ایسی رہنمائی کی کہ دشمن کی فوج کو سوائے ناکامی ونامرادی کے کچھ حاصل نہ ہوسکا۔ اور خود وہ صفحہ ہستی مٹا دیئے گئے سچ کہا ہے کہنے والے نے۔

اے صبر ورضا کے متوالو! اٹھو تو سہی دیکھو تو سہی
طوفانوں کے مالک نے آخر رخ پھیر دیا طوفانوں کا

1974 کو خلافت رابعہ کے انقلاب آفرین دور میں ایک رسوائے زمانہ اور سیاہ قانون کے تحت احمدیت کی ترقی کے راستہ میں پہرے بٹھائے گئے ناقابل برداشت قدغنیں نافذ کی گئیں جس سے صاف عیاں تھا کہ دشمن کا ناپاک ارادہ احمدیت کی شہ رگ پر ہاتھ ڈالنے کا ہے چنانچہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی زبانی سنئے فرماتے ہیں۔

”ایک رات پہلے میں عہد کرچکا تھا کہ خدا کی قسم! میں احمدیت کی خاطر جان دے دوں گا اور دنیا کی کوئی طاقت مجھے روک نہیں سکے گی اور اُس رات خدا تعالیٰ نے مجھے ایسی اطلاعات دیں کہ جن کے نتیجہ میں اچانک میرے دل کی کایا پلٹ گئی اس وقت مجھے محسوس ہوا کہ جماعت کے خلاف کتنی خوفناک سازش ہے جسے ہر قیمت پر مجھے ناکام کرنا ہے اور وہ سازش یہ تھی کہ جب خلیفہ وقت کو قتل کیا جائے اور جماعت اس پر ابھرے تو پھر نظام خلافت پر حملہ کیا جائے ربوہ کو فوج کے ذریعہ ملیا میٹ کیا جائے اور وہاں خلافت کا نیا انتخاب نہ ہونے دیا جائے اور وہ انسٹی ٹیوشن ختم کردی جائے اس کے بعد دنیا میں کیا باقی رہ جاتا ...... آگے آپ فرماتے ہیں ” آپ سوچ بھی نہیں سکتے کہ کتنے خوفناک نتائج سے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو بچا لیا کتنی بڑی سازش کو کلیۃً ناکام کردیا“

(از خطبہ جمعہ 28 دسمبر 1984)

دیکھو پھر تقدیر خدا نے کیسا اُسے ناکام کیا
مکر کی ہر بازی التادی دجل کو طشت از بام کیا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

”یہ سلسلہ کسی ہاتھ اور طاقت سے نابود نہ ہوگا یہ ضرور بڑھے گا اور پھولے گا اور خدا کی بڑی بڑی برکتیں اور فضل اس پر ہوں گے۔ جب ہمیں خدا کے وعدے ہر روز ملتے ہیں اور وہ تسلی دیتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور تمہاری دعوت کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا پھر ہم کسی تحقیر یا گالی گلوچ پر کیوں مضطرب ہوں“

(الحکم 31 مئی 1902ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا انتباہ اور جماعت کو تسلی

غرض خلافت رابعہ کے انقلاب انگیز دور میں بعض حکمرانوں نے اپنی طاقت کے بل بوتے پر مخالفت کو عروج تک پہنچا دیا لیکن ان کو سوائے حسرت اور ناکامی کے کچھ بھی ہاتھ نہ آیا اللہ تعالیٰ نے اُن سب کی صف ایسے لپیٹی جو باعث عبرت ہے۔ ادھر اپنے خلیفہ کو وہ کامیابی عطا کی جو دنیا والوں کے وہم وگمان میں بھی نہ تھی آپ نے جماعت کو مخاطب کرکے فرمایا:

”آئندہ بھی مخالفت ضرور ہوگی اس سے کوئی انکار نہیں ہے۔ کیونکہ جماعت کی تقدیر میں یہ لکھا ہوا ہے کہ مشکل راستوں سے گزرے اور ترقیات کے بعد نئی ترقیات کی منازل میں داخل ہو یہ مشکلات ہی ہیں جو جماعت کی زندگی کا سامان مہیا کرتی ہے۔ اس مخالفت کے بعد جو وسیع پیمانے پر اگلی مخالفت مجھے نظر آرہی ہے وہ ایک دو حکومتوں کا قصہ نہیں اس میں بڑی بڑی حکومتیں مل کر جماعت کو مٹانے کی سازش کریں گی اور جتنی بڑی سازشیں ہوں گی اتنی ہی بڑی ناکامی بھی ان کے مقدر میں بھی لکھ دی جائے گی۔

مجھ سے پہلے خلفاء نے آئندہ آنے والے خلفاء کو حوصلہ دیا تھا اور کہا تھا کہ تم خدا پر توکل رکھنا اور کسی مخالفت کا خوف نہ کھانا۔ میں آئندہ آنے والے خلفاء کو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم بھی حوصلے رکھنا اور میری طرح ہمت و صبر کے مظاہرے کرنا اور دنیا کی کسی طاقت سے خوف نہیں کھانا وہ خدا جو ادنی مخالفتوں کو مٹانے والا خدا ہے وہ آئندہ آنے والی زیادہ قوی مخالفتوں کو بھی چکنا چور کرکے رکھ دے گا اور دنیا سے اُن کے نشان مٹادے گا۔ جماعت احمدیہ نے بہر حال فتح کے بعد ایک اور فتح کی منزل میں داخل ہونا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس تقدیر کو بہر حال بدل نہیں سکتی“

(خطاب 29 جولائی 1984۔ یورپین اجتماع خدام الاحمدیہ)

پس اے مخالفین احمدیت! سو سال سے تم نے مخالفت کرکے دیکھ لیا۔ لیکن سوائے حسرت و ناکامی کے تمہیں کیا ملا......؟ دیکھو! قادیان کی مقدس بستی سے اٹھنے والی آواز کو تم لوگوں نے دبانے کے تمام جتن کرلئے۔ لیکن تمہاری شدید مخالفتوں اور رکاوٹوں کے علی الرغم وہ آواز اور اُبھری اور اُبھری اور ایسی اُبھری کہ عرش معلّٰی سے جاٹکرائی اور وہاں سے اب ہر روز تمہارے لئے سامان عبرت کررہی ہے۔

پس اب مخالفت کو چھوڑ دو، قریب آکر تو دیکھ لو۔ پھر دیکھو تمہاری تقدیر بلکہ پوری دنیا کی تقدیر کیسے بدل جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کام

☆☆☆☆☆☆

پاکستان کی لال مسجد کے غازی برادران اور پاکستان پریس

(..........دوست محمد شاہد مورخ احمدیت..........)

(1)

اداریہ روزنامہ ''ایکسپریس'' فیصل آباد 17راپریل 2007ء:

''انتہا پسندی خواہ کسی بھی شعبے میں ہو اس کا انجام ہرگز دیرپا اور حیات آفریں نہیں ہوا کرتا۔ لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے معاملات وطن عزیز کی فضاؤں سے نکل کر دیار مغرب بلکہ ایسی سرحدوں میں داخل ہو رہے ہیں کہ اب ایک بار پھر پاکستان پر انگشت نمائی کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ لال مسجد کے علماء کی جانب سے انفرادی حیثیت میں شرعی عدالت کا قیام، ڈنڈا بردار اور اسلحہ سے لیس طلباء و طالبات کی فورس کا قیام، میوزک شاپس کے خلاف عسکریت پسندانہ کارروائی جیسے معاملات درحقیقت ریاست کے اندر ریاست کے قیام کی کوشش قرار دی جا رہی ہے۔ اگر اس عمل کو جاری رہنے دیا جائے تو پھر پاکستان کا بحیثیت آزاد وطن کا تصور ہی فنا ہو جائے گا۔ یہ درست ہے کہ پاکستان اسلامی جمہوری ملک ہے اور اس کے شہریوں کی اکثریت مسلمان ہے مگر قیام پاکستان کے وقت بھی بابائے قوم حضرت محمد علی جناح اور ان کے رفقائے کار نے کہیں بھی ایسا کوئی حوالہ نہیں دیا جس سے یہ تاثر سامنے آتا ہو کہ پاکستان میں اسلام کا نفاذ محض ڈنڈے کے زور پر کیا جائے گا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ بابائے قوم حضرت محمد علی جناح نے ہر موقع پر پاکستان کو ایک ایسی مملکت قرار دیا جو نہ صرف مذہبی بلکہ ہر طرح کی انتہا پسندی سے مبرا ہوگی اور جہاں اکثریتی عوام کی مرضی سے کاروبار مملکت چلایا جائے گا۔ اسی لئے پاکستان کو اسلامی فلاحی مملکت کہا گیا۔ پاکستان میں عدلیہ موجود ہے، صوبائی و قومی اسمبلیاں موجود ہیں، سینٹ کام کر رہا ہے، اسی سسٹم میں رہتے ہوئے ملک کی سیاسی و مذہبی جماعتیں جمہوری انداز میں ملک میں بہتری لانے کے لئے اپنا اپنا کام سرانجام دے رہی ہیں۔ اسمبلیوں میں موجود مذہبی جماعتوں کا نیٹ ورک لال مسجد کے مقابلے میں اس قدر وسیع ہے کہ جس کا کوئی تناسب ہی نہیں بنتا۔ ہم سب مسلمان ہیں اور اسلام ہم سب کو اپنی جانوں سے زیادہ عزیز ہے۔ مگر اس کے لئے ہمیں کسی ایسے طریقے یا راستے کا انتخاب ہرگز نہیں کرنا چاہئے جس سے اسلامی تعلیمات کی بدنامی ہوتی ہو، جس سے وطن عزیز عالمی سامراجی سازشوں کے لئے نرم زمین ثابت ہو، ملک میں طوائف الملوکی کا رجحان جنم لے اور اپنے ہی ہم وطن مفتوح و مغلوب قوم قرار پائیں۔ لال مسجد سے اٹھنے والی مذہبی انتہا پسندی نہ صرف ریاست کے لئے کھلی للکار ہے بلکہ اس سے تصادم کی نئی راہیں بھی نکلنے کے لئے پر تول رہی ہیں۔ خود علماء کرام اور لال مسجد کے منتظمین کے اساتذہ کرام اس صورت حال میں اظہار دل گرفتگی کر چکے ہیں۔ ملک بھر میں احتجاجی مظاہروں اور ریلیوں کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے......''۔

(2)

نامور کالم نویس جناب عبدالقادر حسن کے قلم سے 15راپریل 2007ء کے اخبار میں ایک شذرہ بعنوان ''کچھ وقت مسجد کے آس پاس''۔

''جبر اور آمریت تو میرے اسلام میں کفر ہیں۔ لال مسجد والے مولانا حضرات یہ سب کیا کر رہے ہیں، کیا پاکستان کوئی قبائلی ملک ہے کہ کسی قبیلے میں کوئی سا قانون رائج کر دیا جائے اور کسی دوسرے میں کوئی اور۔ یہ ایک جدید ایٹمی توانائی کا مالک ملک ہے۔ سات ایٹمی ملکوں میں سے ایک۔ اس ملک کا مسئلہ جمہوریت ہے کسی نیم خواندہ شخص کے فیصلوں پر یہ ملک نہیں چلایا جا سکتا اور میں اپنے انسانیت کے اس جدید ترین مذہب و مسلک کو اس طرح پامال ہوتا نہیں دیکھ سکتا......''۔

(3)

پاکستان کے فاضل ادیب و صحافی اسد اللہ غالب نے ''بحران در بحران'' کے عنوانات سے درج ذیل تبصرہ کیا:

پوری دنیا نے دیکھ لیا کہ اسلام آباد میں سرکاری ادارے کس طرح لال مسجد کے بحران پر مہینوں نہیں برسوں سے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے۔ اس سے حکومت کے مخالفین کو اس شک کا اظہار کرنے کا موقع ملا کہ یہ بحران خود حکومت کا پیدا کردہ ہے.......... ایک مولانا صاحب تو برقعہ پہن کر فرار ہونے کی کوشش میں دھر لئے گئے اور برقعہ پوشی حالت میں ہی پی ٹی وی نے ان کا ایک طویل انٹرویو نشر بھی کر دیا..........۔

صدر مشرف آپریشن نہیں کرتے تھے تو ان کو طعنے دئے جاتے تھے۔ اب آپریشن کر رہے ہیں تو بھی ان کو طعنے مل رہے ہیں۔ صدر نے چند روز پہلے کہا تھا کہ میڈیا اگر لاشیں ٹی وی پر نہ دکھائے تو وہ آپریشن کے لئے تیار ہیں۔ بہر حال اب آپریشن دن کی روشنی میں ہو رہا ہے، ڈنکے کی چوٹ پر ہو رہا ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ میڈیا حکومت کو سپورٹ کر رہا ہے اور طاقت کا مظاہرہ کرنے کے لئے اکسا رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میڈیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور مولانا عبدالعزیز نے پی ٹی وی کے انٹرویو میں تسلیم کیا کہ مدرسے کے طالبعلموں نے پہل کی۔ خاردار تاریں ہٹانے کی کوشش کی اور رینجرز سے اسلحہ بھی چھینا۔ اس دوران انہوں نے رینجرز کے ایک اہلکار کو پوائنٹ بلینک نشانہ بنا کر شہید کر دیا۔ اس شہادت نے حکومت کو جوابی کارروائی پر مجبور کر دیا.......... آج کچھ لوگوں کو اسلام آباد کی حالت بیروت سے ملتی جلتی نظر آ رہی ہے۔ بیروت بھی ایک پُرسکون شہر تھا، رنگوں، روشنیوں اور رونقوں سے معمور لیکن جب یہاں کے لوگ شتر بے مہار ہوئے تو بیروت لہولہان ہو گیا۔ ہم نے کانگو کے نوحے لکھے۔ ہم برلن کی تباہی پر آنسو بہاتے رہے۔ ہم نے نیویارک کے ورلڈ ٹریڈ سنٹر کو زمیں بوس ہوتے دیکھا۔ ہم نے لندن کی زیر زمین ریلوے میں بم پھٹتے دیکھا۔ ہم نے سپین کے دارالحکومت میڈرڈ میں ریل گاڑی کو تباہ و برباد ہوتے دیکھا۔ ہم نے مشرق بعید کی سیاحت گاہوں میں خون کے فوارے ابلتے دیکھے اور ہم نے کسی لمحے بھی نہیں سوچا کہ یہ بدقسمتی کبھی ہمارے وطن کا رخ کر سکتی ہے۔ اور ہمارا پُرسکون دارالحکومت اسلام آباد بھی کرفیو کی زد میں آ سکتا ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ یہ تو بدقسمتی کا آغاز ہے۔ اس تباہی نے ابھی ایک ایک گھر کا رخ کرنا ہے۔ کچھ لوگ خوش ہیں کہ صدر مشرف بُری طرح پھنس گئے ہیں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ ہم سب بُری طرح پھنس گئے ہیں۔ دراصل ہم نے امریکہ کی فرمائش پر سوویت روس کے خلاف جو جہاد کیا اس کے نتائج ہمارے سامنے ہیں۔ ہم فخر سے منہ پھلا کر دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے سوویت روس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا لیکن اب تو ہمارے جسموں کے ٹکڑے ہو رہے ہیں۔ میرا وطن لہولہان ہے۔ میرے بھائی، میری بہنیں، میری سکیورٹی فورسز گولیوں اور گولوں کی زد میں ہیں۔ مَیں سخت اضطراب کا شکار ہوں۔ مجھے ایک بحران کے اندر سے نئے بحران جنم لیتے دکھائی دیتے ہیں۔ چنگیز خان نے بغداد میں انسانی سروں پر تخت سجایا تھا۔ میرے اردگرد لاشوں کا ڈھیر ہے۔ اسلام آباد میں لاشیں گری ہیں''۔

(مطبوعہ' ایکسپریس'، 6رجولائی 2007ء صفحہ 12)

(4)

''ایکسپریس'' کے تجزیہ نگار جناب حسن نثار کے افکار و خیالات جو معاصر نے 7رجولائی 2007ء کے صفحہ نمبر 3 پر شائع کئے۔

''لعنت ہے ان پر جو لال مسجد معاملہ پر بھی سیاست کر کے پوائنٹس سکور کرنا چاہتے ہیں۔ ان لوگوں نے ملک و قوم کا ہی نہیں، دین کا تشخص بھی مجروح کیا اور یہ بدترین مجرم ہیں جن کے ساتھ قانون کے مطابق ایسا سلوک ہونا چاہئے کہ آئندہ کوئی ایسی مہم جوئی کر کے ملک و قوم کو تماشا بنانے کا تصور بھی نہ کر سکے۔

اس ''مقدس قبضہ گروپ'' کی اوقات کیا؟ ایک برقعہ پہن کر عورتوں کی آڑ میں فرار ہونے کی کوشش میں گرفتار...... دوسرا زندگی اور عزت کی ''ضمانت'' ملنے پر گرفتاری کے لئے تیار...... غریبوں کے بچے بے دریغ مروانے کے بعد یہ اور ان کے عزیز و اقارب زندہ ہیں۔ مولوی عبدالعزیز کا اعجاز الحق کے ساتھ آمنا سامنا ہوا تو یہ ''مرد مجاہد'' گھگیاتے بلکہ روتے ہوئے بولا ''میرا کچھ کریں''۔

یہ تو ایک معمولی سی بات پر آپس میں متفق نہ تھے۔ ایک پورے گیٹ اپ اور میک اپ کے ساتھ انٹرویو دیتا تو دوسرا کیمرے کی طرف ''پیٹھ مبارک'' کئے بیٹھا رہتا۔ لیکن رنگے ہاتھوں پکڑے جانے پر کیمرے کے سامنے برقعہ سمیت فرفر فضول گفتگو کر رہا تھا۔ مجھے مکمل طور پر مجہول دکھائی دیا، تضادات سے بھرپور، بے دلیل، بے مغز اور بے ربط گفتگو...... جو ڈھنگ سے ایک رپورٹر کا سامنا نہ کر سکے وہ اسلامی انقلاب لانے نکلے تھے۔

ایک خبر کے مطابق دارالحکومت اور طلبہ کا یرغمال بنانے والا خود اپنے دہشت گردوں کے ہاتھوں یرغمال ہے لیکن کمال دیکھو کہ اب بھی ''شرائط'' پیش کر رہا ہے...... ''محفوظ راستہ دیا جائے اور ذلت آمیز سلوک نہ کیا جائے تو مسجد چھوڑنے کو تیار ہوں''۔ جب یہ خود کسی کو ''محفوظ راستہ'' نہ دے رہا تھا اور ملک کی ممتاز ترین سیاسی شخصیات کے سامنے ''مَیں نہ مانواں'' کی رٹ لگائے ہوئے تھا تب اس کے دماغ میں کیا تھا؟ ملک فتح کرنے کا فتور؟ جو اب کہتا ہے کہ حکومت طاقت کے نشے میں چور ہے تو تب کامن سینس کہاں تھی کہ چند کلاشنکوفوں، دستی بموں اور برین واشنگ شدہ بچوں کے ساتھ اپنی ''بشارتوں'' پر عمل درآمد کر سکے گا؟ ...... اور بچے بچیاں بھی وہ جن کا تعلق پسماندہ ترین علاقوں سے ہے اور والدین انہیں اس اس اُمید پر ایسوں کے سپرد کر دیتے ہیں کہ چھت، دو وقت کی روٹی اور دو جوڑے کپڑوں کے ساتھ ''مفت تعلیم'' بھی حاصل کر سکیں گے...... اور یہ انہیں ڈنڈے، کراٹے اور کلاشنکوف کے ساتھ جہاد کی تعلیم دیتے ہوئے بھول جاتے ہیں کہ اگر 60 کے لگ بھگ مسلمان ممالک کی افواج بھی جہاد کے لئے ''ٹائمنگ'' کو مناسب نہیں سمجھتیں، مُلّا عمر اور صدام جیسوں کے انجام بھی سامنے ہیں تو یہ خود ساختہ ''غازی'' کس کھاتے اور شمار قطار میں؟

حضرت خود بے ریش تھے، پینٹ شرٹ سے شوق فرماتے اور مخلوط محفلوں میں جاتے تھے۔ شادی بھی آزاد گھرانے میں کی اور بیگم صاحبہ آج بھی گاڑی خود ڈرائیو فرماتی ہیں لیکن...... والد کی وفات کے بعد ''سوچ'' بدل گئی کیونکہ صاف ظاہر ہے کہ سابقہ سوچ کے ساتھ والد محترم کی چھوڑی ہوئی ''سلطنت'' میں حصہ داری ممکن نہ تھی۔ کلاشنکوف ان کی گاڑی، دفتر اور بیڈروم میں موجود رہتی، مدرسہ ناپسندیدہ افراد کی پناہ گاہ تھا اور بعض مطلوب (WANTED) لوگوں کی آمد و رفت ''مدرسہ'' کا معمول تھا۔

واقعی اس بے صبری ریفرنس فیم حکومت نے اس معاملہ میں صبر کی انتہا کر دی۔ اس حکومت پر 101 اعتراضات ہو سکتے ہیں اور ہیں جن کا ذکر میرے ساتھیوں کے کالموں میں ہوتا رہتا ہے۔ لیکن یہ بھی ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ جیسی چومکھی جنگ یہ حکومت لڑ رہی ہے اس کا عشر عشیر بھی اس سے پہلے حکومتوں نے نہیں دیکھا۔ المیہ کی انتہا یہ کہ حکومت بہت سے معاملات پر عوام کو اعتماد میں بھی نہیں لے سکتی۔ ملک اپنی تاریخ کے انوکھے ترین نازک دور سے گزر رہا ہے۔ بین الاقوامی عقاب تیز چونچوں اور گہری سرخ آنکھوں کے ساتھ گھور رہے ہیں اور ایسے میں دو مولینا دین مبین کے نام پر اپنا آپ مسلط کر کے پورے ملک، ساری قوم اور حکومت کی شدید ترین امبیر سمنٹ کا باعث بن رہے ہیں اور ایک تازہ ترین و مصدقہ ترین خبر کے مطابق اس خود ساختہ جہادی جوڑی میں سے ایک تو باقاعدہ قسم کے ''مولینا'' بھی نہیں۔

عبدالرشید غازی کا کہنا ہے کہ وہ کوئی چور، ڈاکو، جرائم پیشہ نہیں تو مَیں اہل علم سے جرم کی تعریف (Defination) چاہتا ہوں؟ چوری، ڈکیتی تو بہت معمولی قسم کے جرائم ہیں کیونکہ یہ موجودہ اور آئندہ نسلوں کو اس طرح متاثر نہیں کرتے جس طرح تقدیس کی آڑ میں کی گئی تخریب تباہی و بربادی پھیلاتی ہے''۔ ❁

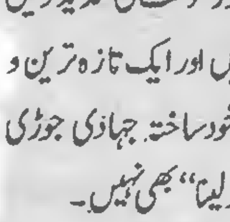
Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
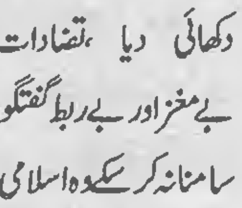
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ شمالی زون کرناٹک

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ شمالی زون کرناٹک کا سالانہ اجتماع ۱۱ رتا ۱۲ اگست بمقام یادگیر منعقد ہوا۔ مورخہ ۱۱ راگست کو پروگرام کے مطابق اجتماع کے پہلے دن کا آغاز نماز فجر کے بعد درس القرآن سے ہوا۔ جو محترم مولوی فضل حق خان صاحب سرکل انچارج دیوڈرگ نے دیا۔ آٹھ بجے تمام مہمانوں کو ناشتہ دیا گیا۔ افتتاحی تقریر کا آغاز ٹھیک ساڑھے دس بجے ہوا۔ پرچم کشائی محترم حاجی فیروز پاشاہ صاحب علاقائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ شمالی کرناٹک نے کی اور محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ یادگیر نے دُعا کروائی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مولوی لیاقت علی خان صاحب معلم سلسلہ دیوڈرگ نے کی۔ اس کے بعد محترم علاقائی قائد صاحب نے خدام واطفال کا عہد دہرایا۔ نظم مکرم نصیر احمد صاحب ڈنڈوتی نے پیش کی۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب تیر گھر علاقائی معتمد نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ پہلی تقریر محترم مولوی فضل حق خان صاحب نے کی۔ آپ نے خدام واطفال کو اطاعت وفرمانبرداری کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد محترم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ بنگلور نے اپنے خطاب میں کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے نصیحتیں کیں۔ صدارتی خطاب میں محترم محمد سلیم صاحب سگری امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے خدام واطفال کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ دُعا کے بعدہ یہ افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اس اجتماع کے لئے خصوصی طور پر مسجد کے میدان میں خوبصورت اسٹیج تیار کیا گیا تھا۔ افتتاحی تقریب کے بعد اطفال اور خدام کے علمی مقابلے ہوئے۔ نماز ظہر وعصر وکھانے کے بعد دوپہر ۳ بجے سے علمی مقابلوں کا آغاز ہوا جو ۴ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد ورزشی مقابلوں کا آغاز اطفال کی کبڈی سے ہوا جس میں یادگیر، تیمار پور کے علاوہ نو مبائعین ٹیموں نے حصہ لیا۔ نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے ساتھ ہی ایک خصوصی تربیتی نشست رکھی گئی۔

خصوصی تربیتی اجلاس کا آغاز محترم محمد سلیم صاحب سگری امیر جماعت یادگیر کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن مجید وترجمہ مکرم شکیل احمد صاحب ڈنڈوتی نے پیش کیا۔ مکرم محمود احمد صاحب جنگوی نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد جناب ڈاکٹر ویربسونت ریڈی صاحب مدنال M.L.A یادگیر سٹیج پر تشریف لائے۔ محترم ایم ایل اے صاحب نے مختصر طور پر جماعت کے خدمات کے تعلق سے بیان کیا اور اس اجتماع کی کامیابی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ آپ کی خدمت میں کنڑی زبان میں جماعت کا لٹریچر اور ایک شال دی گئی۔ اسکے بعد اس اجلاس کی خصوصی تقریر محترم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ بنگلور کی ہوئی۔ آپ نے اپنے خطاب میں خلافت احمدیہ کی برکات بیان کرتے ہوئے خدام واطفال کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ صدر اجلاس کی دعا کے بعد یہ خصوصی نشست اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرے دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا جو محترم مولوی شیخ محمد زکریا صاحب مبلغ سلسلہ تیماپور نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد درس محترم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ بنگلور نے دیا۔ تھوڑی دیر کے وقفہ کے بعد خدام واطفال کے ورزشی مقابلہ شروع ہوئے۔ ناشتہ کے بعد ۱۰ بجے سے علمی مقابلہ پھر سے شروع ہوئے جو نماز ظہر تک جاری رہے۔ نماز ظہر وعصر جمع کی گئی دوپہر کے کھانے بعد ۴ بجے تک علمی مقابلہ ہوتے رہے اور ۴ بجے سے خدام کے دلچسپ ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد اطفال کا کوئز پروگرام رکھا گیا۔

اختتامی تقریب: زیر صدارت محترم حاجی فیروز پاشاہ صاحب علاقائی قائد شمالی کرناٹک عمل میں آئی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم عثمان احمد صاحب نے کی۔ عہد خدام واطفال محترم علاقائی قائد صاحب نے دہرایا۔ مکرم توفیق احمد صاحب اماپوری نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ محترم مولوی مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ حیدرآباد نے اپنے خطاب میں اطاعت وفرمانبرداری کے اعلیٰ معیار کو قائم کرنے کی طرف خدام واطفال کو توجہ دلائی۔ اس کے بعد جناب ڈاکٹر اے بی ملک ریڈی صاحب سابقہ M.L.A یادگیر نے اپنے کنڑا زبان میں جماعت احمدیہ کی تعریف کی اور اس اجتماع کیلئے مبارک باد پیش کی۔ دوسری تقریر محترم مولوی شیخ برہان احمد صاحب مبلغ سلسلہ بلاری نے کی آپ نے خدام واطفال کو اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی نصیحت کی اس کے بعد محترم محمد سلیم صاحب سگری امیر جماعت یادگیر نے تمام مہمانان کرام اور ڈیوٹی دینے والوں کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر صدر اجلاس محترم حاجی فیروز پاشاہ صاحب علاقائی قائد نے محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت قادیان کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد انعامات تقسیم کئے گئے۔ دُعا کے بعد اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ۔ اس اجتماع میں نمائندہ صدر مجلس کی حیثیت سے مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب اور مکرم مولوی مقصود احمد صاحب بھٹی نے شرکت کی۔ دیوڈرگ سرکل کی تین نئی مجالس سے قائدین کے ساتھ خدام و اطفال نے شرکت کی۔ ان نئی مجالس کے نام۔ دیوتکل۔ گلک۔ کٹملی ہیں۔ اسی طرح گولگیرہ کی نئی مجالس۔ چتیلی کے سکیرہ۔ منولی۔ ترکل۔ تھاک واڑی۔ تلاکون۔ کونال۔ کڑمیشور۔ بنگرگر۔ کڈلور کے قائدین وخدام واطفال اور معلمین نے شرکت کی۔ ان تمام نئی مجلس سے کل ۱۲۳ خدام واطفال شامل ہوئے اسی طرح ۱۳ معلمین اور دیوڈرگ وگولگیرہ کے سرکل انچارج بھی شامل ہوئے۔ مہمانوں کی کل تعداد ۲۳۰ تھی۔ اختتامی تقریب کی کل حاضری ۷۰۰ تھی۔ ہفتہ واتوار کی رات کا طعام تمام مہمانوں کے علاوہ مقامی لوگوں کو بھی دیا گیا۔ خصوصی تربیتی اجلاس اور اختتامی اجلاس کی مکمل کارروائی لجنہ ہال میں براہِ راست دکھائی گئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان دونوں دنوں میں موسم خوش گوار تھا۔ خدام واطفال نے دونوں دن کافی جوش کے ساتھ علمی وورزشی مقابلوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور یہاں سے رخصت ہوتے وقت نئی مجالس کے خدام واطفال اچھا تاثر لے کر گئے۔ اس کے علاوہ نئی مجالس کے خدام واطفال نے علمی مقابلوں میں بہت انعامات حاصل کئے اور نئی مجلس کا ایک طفل عزیزم معین الدین نے مکمل ۷۰ اشعار قصیدہ کے سنائے اور خصوصی انعام حاصل کیا۔ یادگیر کے خدام نے کافی محنت سے خوبصورت اسٹیج مسجد کے میدان میں تیار کیا جس پر تمام پروگرام کئے گئے۔ سب خدام و اطفال نے بہترین رنگ میں اپنی اپنی ذمہ داریاں نبھائیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزاء خیر دے۔

(حاجی فیروز پاشاہ علاقائی قائد شمالی زون کرناٹک)

سکندرآباد میں تربیتی جلسہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۱۲ راگست بروز اتوار بعد نماز مغرب الٰہ دین بلڈنگ سکندرآباد میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم سلطان محمد الٰہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد نے کی۔ عزیزم طلحہ بن عبداللہ نے قرآن پاک کی تلاوت کی۔ مکرم عبداللہ صاحب نے ترجمہ پیش کیا۔ عزیزہ ماریہ نرگس نے حوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ خاکسار نے خلافت کی برکات اور ہماری ذمہ داریوں پر تقریر کرتے ہوئے خلافت سے چمٹے رہنے کی تلقین کی اور خلافت جوبلی پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہٗ صدر محترم نے جو کہ جلسہ سالانہ یوکے میں شرکت کر کے تشریف لائے تھے جلسہ سالانہ یوکے کے حالات سناتے ہوئے ہر فرد جماعت کو خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ خلافت سے محبت کے تقاضوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہر صاحب استطاعت حضور انور سے ملاقات کے لئے بار بار جانے کی کوشش کریں۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اس جلسہ میں احباب ومستورات کے علاوہ بچے اور بچیوں نے بھی شمولیت اختیار کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے شیرین نتائج پیدا فرمائے۔

(پی ایم رشید مبلغ سلسلہ سکندرآباد)

خدام الاحمدیہ گلبرگہ کی مساعی

مورخہ ۱۸ راگست ۲۰۰۷ء بروز منگل کو خدام الاحمدیہ گلبرگہ کی جانب سے ایک وفد نے مکرم "گرلنگپا ملکپانور" P.S.I کو اسٹیشن بازار گلبرگہ پولیس اسٹیشن میں قرآن اور اُس کا کنڑا ترجمہ اور جماعت احمدیہ کا لٹریچر بزبان کنڑا اور انگلش میں بطور تحفہ دیا جس کو مکرم گرلنگپا مالکپانور نے بخوشی قبول فرمایا نیز انہوں نے کہا کہ مجھے اس قرآن کریم اور کنڑا ترجمہ پڑھنے کی شدت سے خواہش تھی جو آج آپ کے ذریعہ سے پوری ہوئی۔

اس وفد میں مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ گلبرگہ، مکرم قائد صاحب خدام الاحمدیہ گلبرگہ، مکرم ناظم مال صاحب، مکرم نذیر میاں ٹی رپورٹر اخبار سنجے وانی اور خاکسار ایم مقبول احمد مبلغ سلسلہ گلبرگہ شامل تھے۔ آخر میں موصوف کے ساتھ ایک گروپ فوٹو لیا گیا۔ (ایم مقبول احمد مبلغ سلسلہ گلبرگہ کرناٹک)

جلسہ یوم امہات

مورخہ ۲ رستمبر ۲۰۰۷ء نماز ظہر محترمہ شاہدہ بیگم صاحبہ کے گھر پروڈمان میں زیر صدارت محترمہ نسیم النساء جلیل صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ وڈمان اور نائب صدر محترمہ نصرت جہاں قدیر صاحبہ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ کا آغاز تلاوت سے ہوا۔ نظم کے بعد محترمہ نسیم النساء بیگم صاحبہ، محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ، عزیزہ نسرین بیگم، عزیزم عالیہ بیگم، عزیزہ آسیہ پروین بیگم کی تقاریر ہوئیں۔ دوران جلسہ ۴ نظمیں ہوئیں۔ آخر میں اختتامی خطاب ہوا اور اجتمائی دعا کے بعد شاملین جلسہ کے لئے شیرینی کا انتظام تھا۔ (عزیزہ عطیہ بیگم جنرل سیکرٹری وڈمان اے پی)

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

الیس اللہ بکافِ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص

خالص سونے اور چاندی
کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز
ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۹ر ستمبر ۲۰۰۷ء قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن میں درج ذیل تفصیل سے نماز جنازہ پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر:

محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری مرحوم: ۶ر ستمبر ۲۰۰۷ء کو ۹۵ سال کی عمر میں لندن میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں۔ آپ کا رشتہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے ایماء پر مولانا ابو العطاء صاحب کے لئے تجویز فرمایا اور خود نکاح پڑھا۔ مرحومہ ۴۶ سال سے زائد عرصہ حضرت مولوی صاحب کی رفاقت میں رہیں اور خدمت دین کے سلسلہ میں اپنے شوہر کی کماحقہ مدد کی اور عسر و یسر میں بھرپور ساتھ دیا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹوں اور پانچ بیٹیوں سے نوازا۔ جن میں سے دو بیٹے اور دو داماد اللہ کے فضل سے واقف زندگی ہیں۔ مسجد فضل لندن کے امام محترم عطاء المجیب راشد صاحب انہی کے چھوٹے بیٹے ہیں۔

اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے علاوہ آپ نے لمبا عرصہ دیگر احمدی بچوں اور بچیوں کو بھی قرآن مجید پڑھانے کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ نے 1/8 حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی اور آپ قدیم ترین موصیات میں سے تھیں۔ مساجد کی تعمیر اور دیگر مالی تحریکات میں بھی آپ شوق سے حصہ لیتی تھیں۔ نیک، عبادت گزار، دعا گو، غرباء کی ہمدرد اور خلافت سے غیر معمولی محبت رکھنے والی بزرگ خاتون تھیں۔

نماز جنازہ غائب:

۱۔ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مولوی جلال الدین شمس صاحب مرحوم: آپ ۵ر ستمبر ۲۰۰۷ء کو ۹۴ سال کی عمر میں امریکہ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی خواجہ عبید اللہ صاحب مرحوم ریٹائرڈ اوورسیئر کی بیٹی تھیں۔ ان کے والد محترم نے اپنی لڑکی کے رشتہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لکھا تو حضور نے ان کا رشتہ محترم جلال الدین شمس صاحب سے تجویز فرمایا اور ۱۹۳۲ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضور رضی اللہ عنہ نے محترم مولوی صاحب کے ساتھ ان کا نکاح پڑھایا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مختلف اوقات میں مرحومہ اور ان کے خاندان کی قربانیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ ۱۹۵۶ء میں لجنہ کے سالانہ اجتماع پر آپؓ نے فرمایا کہ:

"ہمارے ایک مبلغ مولوی جلال الدین صاحب شمس ہیں وہ شادی کے تھوڑا عرصہ بعد ہی یورپ تبلیغ کے لئے چلے گئے تھے۔ ان کے واقعات سن کر بھی انسان کو رقت آجاتی ہے۔ ایک دن ان کا بیٹا گھر آیا اور اپنی والدہ سے کہنے لگا اماں! ابا کسے کہتے ہیں؟ سکول میں سارے بچے ابا ابا کہتے ہیں ہمیں پتہ نہیں کہ ہمارا ابا کہاں گیا ہے۔ کیونکہ وہ بچے ابھی تین تین چار چار سال کے تھے کہ شمس صاحب یورپ تبلیغ کے لئے چلے گئے اور جب واپس آئے تو وہ بچے ستارہ ستارہ۔ اٹھارہ اٹھارہ سال کے ہو چکے تھے۔"

مرحومہ موصیہ تھیں۔ انتہائی صابر، پرہیز گار، صوم و صلوٰۃ کی پابند نیک خاتون تھیں اور قرآن کریم کی تلاوت بھی بڑی باقاعدگی سے کیا کرتی تھیں۔

پسماندگان میں پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ ان کے ایک بیٹے مکرم مولانا منیر الدین صاحب شمس انگلستان میں بطور ایڈیشنل وکیل التصنیف خدمت بجا لا رہے ہیں اور باقی بچے بھی حسب توفیق مختلف جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہتے ہیں۔

۲۔ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری سید محمد صاحب مرحوم: محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ ۲۹ر اگست کو تقریباً ۸۴ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت چوہدری فقیر محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام موضع ونجوان ضلع گورداسپور کی بیٹی تھیں جو لمبا عرصہ وہاں کی جماعت کے صدر رہے اور ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے وقت شہید ہوئے۔ انہوں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خواہشات کے مطابق وہ کپڑا اپنے ہاتھوں سے تیار کیا تھا جو لوائے احمدیت کی تیاری میں استعمال ہوا تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بڑی نڈر اور کامیاب داعی الی اللہ تھیں۔ انفرادی طور پر بھی تبلیغ کرتی تھیں اور عورتوں کو ساتھ ملا کر ٹیم کی صورت میں بھی تبلیغ کے لئے جایا کرتی تھیں۔ آپ نے اپنے گاؤں چک ۳۳۲ ج ب میں سالہا سال بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔

پسماندگان میں چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم داؤد احمد حنیف صاحب امریکہ کے مبلغ انچارج ہیں اور دوسرے بیٹے مکرم منور احمد صاحب یہاں کی جماعت یوکے کے سیکرٹری امور عامہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات کو بلند تر فرمائے اور لواحقین کا ان کے بعد خود نگہبان ہو۔ آمین

ہالینڈ کے ایک وزیر کا قرآن مجید پر پابندی کا مطالبہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے وزیر موصوف کے بیان کی مذمت

ہالینڈ کے ایک وزیر کی طرف سے قرآن مجید پر پابندی کے بیان پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف خطبہ جمعہ فرمودہ میں بصیرت افروز جواب دیا گیا تھا جو جماعت احمدیہ بھارت کی پریس کمیٹی کی طرف سے اخبارات میں شائع کرنے کے لئے بھجوایا گیا تھا یہ بیان ملک کے مختلف اخبارات میں شائع ہو چکا ہے مکمل پریس نوٹ قارئین کی خدمت میں پیش ہے:..........

امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد نے اپنے خطبہ جمعہ میں، جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ ہالینڈ سے براہ راست نشر ہوا بتایا ہے کہ حال ہی میں ہالینڈ کے ایک وزیر نے نہایت اشتعال انگیز بیان دیتے ہوئے اپنے ملک میں قرآن مجید پر پابندی کا مطالبہ کیا ہے۔ وزیر مذکور نے مزید کہا ہے کہ اسلام ایک دہشت گرد مذہب ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ گئے تو آپ ایک ڈکٹیٹر بن گئے تھے۔ وزیر نے یہ بھی کہا کہ مسلمانوں کو ہالینڈ میں آنے کی اجازت نہیں ملنی چاہئے کیونکہ یہاں آکر مسلمان دہشت گردی پھیلائیں گے۔ وزیر نے اپنی نااہلی کا ثبوت دیتے ہوئے خدا پر بھی اعتراض کیا ہے اور اس کو بھی نشانہ تضحیک بنایا ہے۔ وہ لکھتا ہے میں خدا سے اور اسلام سے تنگ آگیا ہوں نعوذ باللہ قرآن ایک فاشسٹ کتاب ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ وزیر کے اس بیان پر جس قدر افسوس کیا جائے کم ہے۔ حالانکہ قرآن مجید کی سورۃ المائدہ، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے آخری دنوں میں نازل ہوئی تھی، اس میں فرمانِ الٰہی ہے کہ "تم کو کسی قوم کی دشمنی اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم انصاف نہ کرو، تم انصاف کرو یہ بات تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔" آپ نے فرمایا کہ غور کرنا چاہئے کہ یہ قرآن مجید کی کس قدر خوبصورت تعلیم ہے۔ ہالینڈ کے وزیر نے یہ بھی لکھا کہ قرآن عیسائیوں اور یہودیوں اور دوسرے مذاہب والوں سے تشدد کی تعلیم دیتا ہے حالانکہ جو آیت وزیر صاحب نے بیان کی ہے وہ اُن دشمنان کے لئے ہے جو مسلمانوں پر ظلم کرنے میں پہل کرتے ہیں اور ملک میں فساد کرتے ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ میں وزیر موصوف سے پوچھتا ہوں کہ اگر ان کے ملک میں کوئی فساد پھیلائے تو اُن کے قانون کے مطابق کیا اُس کو کھلی چھٹی دے دی جاتی ہے؟ اگر نہیں، تو پھر آپ نے دو الگ الگ پیمانے کیوں بنا رکھے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے ہالینڈ کے وزیر کو اور ایسے ہی دوسرے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ خدا سے ڈریں کیونکہ اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو پکڑتا ہے اور جب وہ پکڑتا ہے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت پھر بچا نہیں سکتی۔ آپ نے فرمایا کہ ۱۹۵۳ء میں اس ملک میں ایک بڑا طوفان آچکا ہے جس سے بڑی بڑی آبادیاں تباہ ہو گئی تھیں اب بھی اس ملک کے باشندوں کو خدا سے ڈرنا چاہئے اور شوخی اور استہزاء سے باز آجانا چاہئے۔

آپ نے بتایا کہ دنیا کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دنوں مختلف رنگوں میں اپنے عذابوں سے جھنجھوڑ رہا ہے اور گزشتہ ایک ہزار سال میں اتنے عذاب نہیں آئے تھے جتنے اس صدی میں آئے ہیں اور یہ سلسلہ دن بدن تیز ہوتا چلا جا رہا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے تجزیہ کرتے ہوئے بتایا کہ صرف گزشتہ چند ماہ سے پوری دنیا میں آسٹریلیا سے لیکر امریکہ تک اور شمال سے لے کر جنوب تک تمام براعظموں اور سمندروں سے خوفناک ہلاکتوں کا سلسلہ جاری ہے جن میں سیلاب، زلزلے اور طوفانوں سے طرح طرح کی تباہیاں ہوئیں جن میں ہزاروں لوگ مرے، لاکھوں بے گھر ہوئے، مکانات تباہ ہوئے، شاہراہیں بہہ گئیں، پل ٹوٹ گئے۔ ان ممالک میں بنگلہ دیش، پاکستان، بھارت، جاپان، امریکہ، نارتھ کوریا، پیرو، آسٹریلیا، چین، برطانیہ جیسے ممالک شامل ہیں۔ یہ ساری چیزیں بتا رہی ہیں کہ اب اللہ کی تقدیر انسان کو جھنجھوڑ کر سیدھے راستے کی طرف لانا چاہتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ انسان کو اس تعلق میں سوچنا چاہئے کہ یہ سب دنیا میں کیوں ہو رہا ہے؟ کیوں ایک تسلسل کے ساتھ دنیا میں عذاب آرہے ہیں؟ ہر مذہب والے کو عبرت حاصل کرنی چاہئے اور خدا کو راضی کرنا چاہئے۔ دنیا میں ظلم، تشدد، بے حیائیاں اور ناانصافیاں مسلسل بڑھ رہی ہیں۔ اور خدا کی طرف سے آنے والے مامور نے دنیا کو وارننگ بھی دی تھی لیکن دنیا نے اس سے سبق نہیں سیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ مخلوق کو اپنے خالق کی طرف لوٹنا چاہئے اور گناہوں سے توبہ کرنی چاہئے۔ فرمایا: خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ پیغام تمام دنیا تک پہنچانا چاہئے کہ دنیا کو جلد از جلد اپنے پیدا کرنے والے کی طرف لوٹنا چاہئے اور اس کو راضی کر لینا چاہئے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے ہالینڈ کے وزیر کے افسوسناک بیان کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا: ہر ملک میں شرفاء کا طبقہ بھی ہوتا ہے۔ فرمایا ہالینڈ میں بھی بعض شرفاء نے اس وزیر کے بیان کو نہایت افسوسناک قرار دیتے ہوئے اُسے تمام حدود کو پھلانگ جانے والا قرار دیا ہے۔ ایک ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ اس وزیر نے مذہبی آزادی کو سلب کیا ہے۔ ایک دانشور نے کہا کہ یہ وزیر اپنے راستہ سے بھٹک گیا ہے۔ یہاں تک کہ بعض لوگوں نے اس وزیر کے خلاف پولیس میں کیس بھی درج کرایا ہے۔ آپ نے فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر جگہ شرفاء کا طبقہ بھی ہوتا ہے اور ہمیں ان شرفاء کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہئے اور ان کو شکریہ کے خطوط لکھنے چاہئیں۔ ہالینڈ کے وزیر خارجہ نے کہا کہ ہالینڈ میں قرآن مجید پر پابندی کا سوال ہی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت کے افراد کو چاہئے کہ وہ ان شرفاء کو اسلام اور قرآن کا حقیقی پیغام پہنچائیں اور قرآن مجید کی روشنی میں دلائل کے ساتھ ان کی باتوں کا جواب دیں۔

☆☆☆☆☆

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16564 :: میں محمد بشیر ولد محمد علی مرحوم قوم مسلم پیشہ ملازمت پیدائش 1970-6-4 تاریخ بیعت 1993ء ساکن کرونا گاپلی ڈاکخانہ کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 2005-9-30 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ ایک مکان جس کا رقبہ 1600 مربع فٹ ہے اور اس کی مالیت اندازاً -/500000 انڈین روپے ہے بمقام کا کناڈ ارنا کلم۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ AED 4000 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سعود احمد العبد محمد بشیر گواہ سابق احمد

وصیت 16565 :: میں مسعود احمد ولد محمد فاروق قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر 1978-5-30 پیدائشی احمدی ساکن پاڈا ضلع نارتھ کرونا گاپلی صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-9-23 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3500 درہم ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد بشیر العبد مسعود احمد گواہ سابق احمد

وصیت 16566 :: میں اُمِ طاہرہ نصیر الدین زوجہ کے نصیر الدین احمد قوم مسلم پیشہ پرائیویٹ ٹیوشن عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن شاستری نگر ڈاکخانہ شاستری نگر ضلع چنئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-10-14 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور: 265 گرام جس کی مالیت 20000 درہم۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ AED 1500 ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نصیر الدین احمد الامۃ اُمِ طاہرہ نصیر الدین گواہ سلیم احمد

وصیت 16567 :: نیلوفر عبد الرحمٰن زوجہ جمیل احمد قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-2-27 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی 800 گرام کی مالیت 50000 درہم ہے۔ حق مہر 50 گرام سونا زیور میں شامل ہے۔ جملہ زیور 22 کیرٹ کے ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2800 درہم ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبد الرحمٰن اے پے وی الامۃ نیلوفر عبد الرحمٰن گواہ جمیل احمد

وصیت 16568 :: میں اے مہر النساء حکیم زوجہ بی عبد الحکیم قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 2006-1-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ جائیداد میں 20 فیصد کی ملکیت جس کی قیمت تقریباً چودہ لاکھ انڈین روپے ہے۔ جائیداد پینگاڈی کیرالہ میں ہے۔ 340 گرام سونا زیور کی شکل میں۔ 60 گرام زیور بصورت حق مہر۔ جملہ زیور 22 کیرٹ کے ہیں۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 100 درہم ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبد الرحیم پی الامۃ اے مہر النساء حکیم گواہ بی عبد الحکیم

وصیت 16569 :: میں عبد الرحیم پی ولد عبد الحمید مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن مہدی نگر ڈاکخانہ کوڈالی ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-11-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ 56/1 سروے نمبر میں 25 سینٹ جگہ اور گھر کوڈالی ضلع کنور صوبہ کیرالہ میں وارڈ نمبر XIII میں واقع ہے۔ گھر کا رقبہ 173.M² ہے۔ سب ملا کر اس کی قیمت 9 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4100 درہم ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم علی کنجو العبد عبد الرحیم پی گواہ ایم حسن کویا

وصیت 16570 :: میں عبد السلام سی جی ولد محمد کویا قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی آر ایس ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-11-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3000 درہم ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ بشیر الدین سی جی العبد عبد السلام سی جی گواہ عبد الرحیم پی

وصیت 16571 :: میں مبارک احمد ولد مکرم ایچ ابراہیم کٹی قوم مسلم پیشہ ڈرائیور عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن الپی ڈاکخانہ الپی ضلع الپی صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-10-22 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ محمد نجیب خان العبد مبارک احمد گواہ آئی محمد

وصیت 16572 :: میں ایم سی محمد سلیم ولد کے عمر مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن ارنا کلم نارتھ ڈاکخانہ ارنا کلم ضلع ارنا کلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-4-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی محمد منزل العبد ایم سی محمد سلیم گواہ بی بی احمد کبیر

وصیت 16573 :: میں بشارت احمد کریم ولد عبد اللہ جلال الدین قوم احمدی مسلم پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-4-22 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 480 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت مئی ۲۰۰۶ء سے نافذ کی جائے۔ گواہ سفیر احمد شمیم العبد بشارت احمد کریم گواہ سلطان صلاح الدین کبیر

وصیت 16574:: میں محمد اشرف الھدیٰ معلم وقف جدید ولد شیخ عبدالرحمٰن معلم وقف جدید قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 20 سال تاریخ بیعت 1994ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-4-29 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2977 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد محمد اشرف الھدیٰ — گواہ انعام الحق قریشی

وصیت 16575:: میں تقدیر النساء زوجہ محمد اشرف الھدیٰ قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 19 سال تاریخ بیعت 1994ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-4-29 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 15000 روپے بذمہ خاوند، زیور طلائی کان کے کانٹے (رنگ) 3 گرام 22 کیرٹ قیمت 2000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد اشرف الھدیٰ — الامۃ تقدیر النساء — گواہ قریشی انعام الحق

طلباء کے لئے مفید معلومات..................

بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس کھلاڑیوں کو نئی دہلی میں ملازمت کا موقع:

ایمپلائز اسٹیٹ انشورنس کارپوریشن نئی دہلی کو تین تین بیڈمنٹن کھلاڑیوں اور ٹیبل ٹینس کھلاڑی جنہوں نے گریجویشن کا امتحان پاس کیا ہے اور جنہوں نے قومی/انٹر یونیورسٹی/بین الاقوامی کھیلوں میں حصہ لیا ہے ان کی بطور انشورنس انسپکٹر/سپرنٹنڈنٹ/برانچ منیجر ملازمت کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

عمر کی حد: امیدوار کی عمر 30 سال سے کم ہو۔

مزید تفصیلات: مزید تفصیلات و درخواست فارم کے لئے انشورنس کارپوریشن کی ویب سائٹ www.esic.nic.in پر رابطہ قائم کریں۔

بھارت سنچار نگم لمیٹڈ میں ٹیلکوم ٹیکنکل اسٹنٹ کی ملازمت

بھارت سنچار نگم لمیٹڈ کمیونیکشین انجینئرنگ/الکٹرونکس انجینئرنگ/الیکٹریکل/کمپیوٹر انجینئرنگ میں ۳ سالہ ڈپلومہ کامیاب امیدواروں سے بطور ٹیلکوم ٹیکنکل اسسٹنٹ ملازمت کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ اسامیوں کی تعداد ۹۵ ہے اور یہ اسامیاں صوبہ بہار کے لئے ہیں۔

بھرتی کا طریقہ کار: بھرتی تحریری امتحان اور انٹرویو کے ذریعے ہوگی۔

عمر کی حد: امیدوار کی عمر ۱۸ سے ۲۷ سال تک ہو۔

اوپری حد میں: obc امیدواروں کو تین سال جب کہ sc/st امیدواروں کو ۵ سال کی رعایت ہوگی۔ درخواست کی آخری تاریخ: ۱۵ اکتوبر ۲۰۰۷ء۔

مزید تفصیلات اور درخواست فارم کے لئے: www.bihar.bsnl.co.in پر دیکھیں۔

ریسرچ سائنٹسٹ اور انجینئرس

بھارت الیکٹرونکس لمیٹڈ میں ریسرچ سائنٹسٹ اور انجینئرس کی بھرتی کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

تعلیمی لیاقت: بی ای/بی ٹیک (کم از کم ۷۰ فیصد) اور ایم ای/ایم ٹیک (کم از کم ۷۰ فیصد) سے درخواست دے سکتے ہیں۔

تجربہ: وہ حضرات جنہیں اس شعبہ میں تین سال سے زائد کا تجربہ ہے درخواست بھیج سکتے ہیں۔

مزید معلومات: الیکٹرونکس کی ویب سائٹ: www.bel-india.com سے رابطہ قائم کریں۔

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں

چندہ تحریک جدید کی صد فیصد ادائیگی

الحمد للہ کہ ایک بار پھر روحانیت کا موسم بہار رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اپنی بے پایاں رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ ہماری زندگیوں میں آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ استدعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل سے ہمیں عبادات و ذکر الٰہی کا بطریق احسن حق ادا کرنے کے ساتھ انفاق فی سبیل اللہ میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ کیونکہ یہ بھی عبادت کا ایک اہم حصہ ہے۔

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ ہر سال چندہ تحریک جدید کی سو فیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین کی فہرست ماہ رمضان کے ام پر بغرض تحریک دعائے خاص سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں پیش کی جاتی ہے۔ لہٰذا تمام احباب و مستورات جماعت احمدیہ بھارت سے گذارش ہے کہ وہ از خود اپنی جماعت کے سیکرٹری تحریک جدید سے جلد از جلد رابطہ قائم کر کے اپنے وعدہ جات سال رواں کی صد فی صد ادائیگی کریں۔ اسی کے ساتھ جملہ سیکرٹریان تحریک جدید سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس بابرکت مہینہ میں بطور خاص مستعد اور فعال ہوں اور اپنی جماعت کے سو فی صد ادائیگی کنندگان کی فہرست جلد تیار کر کے مورخہ ۲۰ رمضان المبارک تک دفتر تحریک جدید کو بھجوادیں۔ تا دفتر ہٰذا کی طرف سے تمام جماعتوں کی فہرستیں یکجائی طور سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ الودود کی خدمت میں بروقت بھجوائی جاسکیں۔ واضح رہے کہ چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کے بارہ میں بانی تحریک جدید سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ:

''یاد رکھو یہ تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو روکیں ہونگی ان کو بھی دور کر دے گا اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ اس کو برکت دے گا۔ پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اُٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوگا اور آسمانی نور انکے سینوں سے اُبل کر نکلتا رہے گا اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔''

(وکیل الاعلیٰ تحریک جدید بھارت قادیان)

انعامی مقالہ

تعلیمی سال ۲۰۰۷-۲۰۰۸ء کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ نے انعامی مقالہ کے لئے درج ذیل عنوان مقرر کیا ہے۔ ''عالمی درجہ حرارت میں مسلسل اضافہ، اس کی وجوہات، نقصانات اور اس مسئلہ کا حل''

"Global Warming (increasing temperature) its main causes, demarits and solution."

اس وقت دنیا میں آب و ہوا کی تبدیلی کی وجہ سے عالمی درجہ حرارت میں ہر سال اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ جس کی وجہ سے موسم میں تبدیلی، زرعی پیداوار میں تبدیلی اور چرند پرند پر بھی اس کا اثر پڑ رہا ہے۔ اقوام متحدہ نے اپنی رپورٹ میں اس پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ مقالہ نگاروں سے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ اس بارے میں پوری تحقیق کر کے مقالہ مرتب کرینگے۔

نئے مقالہ لکھنے والے اُمیدوارن کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ مقالہ اور مضامین لکھنے والے احباب سے پہلے رابطہ کر کے ان کی راہنمائی لے لیا کریں کہ مقالہ کیسے ترتیب دینا ہے۔ بعض اوقات دیکھنے میں آتا ہے کہ مقالہ نویس بغیر عناوین باندھے اپنا مضمون نظارت میں ارسال کر دیتے ہیں۔ مقالہ کے شروع میں Synopsis یعنی خاکہ دینا چاہئے۔ مقالہ اصل مضمون کے بارے لکھا جائے۔ مضمون سے ہٹ کر دوسری باتوں کو بیان نہ کیا جائے۔

شرائط مقالہ:

☆ - مضمون کم از دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔

☆ - مقالہ صرف اُردو، ہندی اور انگیریزی زبان میں سے کسی ایک زبان میں لکھا جاسکتا ہے۔

☆ - مضمون میں حوالہ جات مستند ہوں اور حوالہ دیتے وقت متعلقہ حوالہ کی فوٹو کاپی بھی مقالہ کے ساتھ شامل کرنی ضروری ہوگی۔

☆ - مقالہ خوشخط صفحہ کے ۲/۳ حصہ میں درج ہو۔

☆ - مقالہ لکھتے وقت سُرخ روشنائی کا استعمال نہ کیا جائے۔

☆ - مقالہ نظارت میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

☆ - مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہونگے۔ کسی مقالہ نویس کو از خود اشاعت کی اجازت نہ ہوگی۔

☆ - اس مقالہ نویسی میں حصہ لینے کے لئے عمر کی قید نہ ہوگی۔

احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ اپنے زیر تعلیم بچوں کو اس انعامی مقالہ کو لکھنے کی تاکید کریں۔ تا کہ بچپن سے ہی ان میں لکھنے کا ہنر پیدا ہو اور تحقیق کر کے معاملہ کا حل نکالنے کی صلاحیت پیدا ہو۔ طلباء میں مضمون لکھنے کا شوق پیدا کرنے کے لئے نظارت نے انعامات کی تعداد بڑھادی ہے۔ اب انعامات کی تفصیل درج ذیل ہوگی۔

انعام اوّل	انعام دوئم	انعام سوئم	انعام چہارم
4000/-	3000/-	2000/-	1000/-

☆ - مقالہ ۳۰ نومبر ۲۰۰۷ء تک بذریعہ رجسٹری ڈاک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان میں پہنچ جانا چاہئے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

عالمی دہشت کے خوں آشام ۶ رسال

”جنگ کے مقصد سے بنائی جانے والی ہر بندوق، جنگی جہاز اور فضا میں داغے جانے والے ہر راکٹ پر جو خرچ آتا ہے وہ دراصل اُن افراد کے حقوق میں سے چوری ہے جو بھوک سے تڑپ رہے ہیں مگر ان کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں، جو سردی سے کانپ رہے ہیں مگر وہ اپنے تن کو ڈھانک نہیں سکتے کہ ان کے پاس ایک چیتھڑا بھی نہیں“

امریکہ کے ۳۴ ویں صدر رڈوائٹ ڈی آئزن باور کے اس مندرجہ بالا قول کے پس منظر میں دیکھیں تو اس وقت اس چوری کے مرتکب سب سے زیادہ امریکی صدر جارج بش ہو رہے ہیں۔ بھلے ہی جارج بش کو اپنے ہی ملک کے سابق صدر جو بہت زیادہ سابق بھی نہیں بلکہ ۱۹۵۳ء سے ۱۹۶۱ء کے دوران امریکی صدر رہے، کا یہ قول یاد نہ ہو لیکن ان کی ہر اُس تقریر کے بعد ہمیں یاد آتا ہے جس میں وہ دہشت گردی کے خلاف امریکہ کی نام نہاد جنگ کا ذکر کرتے ہوئے اس کے لئے مزید فنڈ کا اعلان کرتے ہیں۔ اب تک یہ بات پایہ ثبوت کو نہیں پہنچ سکی کہ ۱۱ ستمبر کو امریکہ کے ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر اتنے منصوبہ بند طریقے سے حملہ کرنے والے اسامہ بن لادن کے ساتھی ہی تھے یا پھر کوئی اور بڑی طاقت جس کا مقصد جڑواں ٹاور کی مسماری اور ان میں ہونے والے جانی نقصان سے کہیں زیادہ حملوں کے ردعمل کے طور پر امریکہ اور اسکے اتحادیوں کی کارروائی تھا۔ مبصرین کا ایک بڑا طبقہ اب بھی اس بات پر شک کا اظہار کرتا ہے کہ اسامہ بن لادن جیسا محدود وسائل کا حامل محض ۱۹ افراد کے تعاون سے امریکہ جیسے ملک میں اس طرح کارروائی انجام دے سکتا ہے۔ حملے کے دن ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں کام کرنے والے یہودیوں کا غیر حاضر ہونے کا معمہ آج تک حل نہیں ہو سکا۔ بہر حال یہ حملے، اسامہ بن لادن نے کرائے ہوں یا اسرائیل اور موساد کی سازش کا نتیجہ ہوں، انہوں نے جارج بش کو پوری دنیا کے امن وسکون کو غارت کرنے اور مسلم ممالک کو نشانہ بنانے کا جواز فراہم کر دیا۔

یکے بعد دیگرے ۲ مسلم ممالک دہشت گردی کے خلاف نام نہاد جنگ کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں اور اب جارج بش کی نظریں تیسرے ملک، ایران پر مرکوز ہیں۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملے کے نتیجے میں ۲ ہزار ۹۷۳ افراد ہلاک ہوئے تھے جبکہ دہشت گردی کے خلاف نام نہاد جنگ میں ۱۶ جولائی ۲۰۰۷ء تک کے اعداد وشمار کے مطابق عراق اور افغانستان میں مجموعی طور پر ۸ لاکھ ۳۲ ہزار ۹۶۲ افراد فوت ہوئے جبکہ ۱۵ لاکھ ۹۰ ہزار ۸۹۵ افراد شدید زخمی ہوئے یعنی ۱۱ ستمبر کے حملوں میں جتنے افراد ہلاک ہوئے تھے اس کے ۷۷ ۲ گنا افراد کو بش اپنے فوجیوں کے ذریعہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام پر موت کے گھاٹ اتار چکے ہیں۔ اسی طرح ۱۱ ستمبر کے دہشت گردانہ حملے میں حملہ آور جتنے امریکی شہریوں کو ہلاک نہیں کر سکے اس سے زیادہ امریکی فوجیوں کی ہلاکت کا سبب جارج بش بن چکے ہیں۔ امریکہ کے سرکاری اعداد وشمار کے مطابق ۲۲ ستمبر ۲۰۰۶ء کو عراق اور افغانستان میں ہلاک ہونے والے امریکی فوجیوں کی تعداد ۲ ہزار ۹۷۴ ہو گئی تھی جس میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ جارج بش بھلے ہی بلند بانگ دعوے کرتے پھریں مگر حقیقت یہ ہے کہ عراق اور افغانستان دونوں ہی ممالک میں وہ سابقہ حکومتیں گرانے اور اپنی پٹھو حکومتیں قائم کرنے میں تو کامیاب ہو گئے لیکن ان ممالک پر مکمل قبضہ وہ اب تک نہیں کر سکے۔ بلکہ عراق اور افغانستان میں حالیہ دنوں میں امریکی فوجیوں کی ہلاکتوں میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔

۶ رسال کے اس طویل عرصے میں بین الاقوامی سطح پر امریکی فوج اور امریکی پالیسیاں ہر محاذ پر ناکام ہوئی ہیں۔ دہشت گردی کے خاتمے کے لئے شروع کی جانے والی یہ جنگ فی الحقیقت دنیا بھر میں جنگجوئیت میں اضافے کا سبب بنی ہے۔

نکاراگوا میں سمندری طوفان
درجنوں ہلاک ۱۲۸ لاپتہ

نکاراگوا میں سمندری طوفان کے باعث درجنوں افراد ہلاک ہو گئے اور مزید ۱۲۸ لاپتہ ہیں۔ نکاراگوا کے صدر مینوئل زیلایا کے مطابق انہیں بتایا گیا ہے کہ درجنوں باشندے سمندر طوفان فیلکس سے ہلاک ہو چکے ہیں۔ صدر نے کہا کہ مزید ۱۲۸ افراد لاپتہ ہیں جن کے بارے میں خدشہ ہے کہ وہ سمندر میں ڈوب گئے ہیں۔ اس سے پہلے بھی حکام نے سمندری طوفان سے ۲۱ افراد کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی تھی۔

۱۶۰۰۰ جانوروں کی نسل
ختم ہونے کے قریب

دنیا میں گوریلوں اور زیر آب پائے جانے والے پودوں اور یانگوٹان اور کورل کی نسل بہت تیزی سے ختم ہو رہی ہے۔ دی ورلڈ کنزرویشن یونین کی خطرات کا شکار جانوروں کی فہرست ۲۰۰۷ء کے عنوان سے جاری کی گئی ایک رپورٹ کے مطابق جانوروں کی آماجگاہوں کی تباہی شکار اور ماحولیاتی تبدیلی گوریلوں اور پودوں کی نسل پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ دی ورلڈ کنزرویشن یونین نے اسی طرح کی ۱۶۰۰۰ دیگر نسلوں کی نشاندہی کی ہے جن کی نسل عنقریب ختم ہونے کا خدشہ ہے۔ اس ادارے کا کہنا ہے کہ دنیا سے قدرتی چیزیں آہستہ آہستہ ختم ہو رہی ہیں اور اس کا سدباب کرنے کے لئے نیت کی کمی ہے۔ حکومتوں نے ۲۰۱۰ تک نسلوں کے ختم ہونے کی روک تھام کے لئے وعدہ کیا ہے مگر اس پر عمل ہوتا ہوا دکھائی نہیں دیتا۔ اس رپورٹ میں مزید انکشاف کیا گیا ہے کہ پانی اور خشکی پر چلنے والے ہر تین میں سے ایک جانور دودھ دینے والے ہر چار میں سے ایک جانور ہر آٹھ پرندوں میں سے ایک پرندہ اور ستر فیصد پودوں کے ختم ہونے کا خدشہ ہے اور اس کی سب سے بڑی وجہ ان مقامات کی تباہی ہے جہاں ان جانوروں اور پودوں کی افزائش ہوتی ہے، جس کا ذمہ دار صرف انسان ہے۔

دی ورلڈ کنزرویشن یونین کی ڈائریکٹر جولیا مارٹن کا کہنا ہے کہ رواں سال جاری کی گئی ریڈ لسٹ ظاہر کرتی ہے کہ جانوروں کے تحفظ کے لئے اٹھائے جانے والے اقدامات تسلی بخش نہیں ہیں۔ ماحول کے تحفظ کے بقا کے لئے کام کرنے والی تنظیموں کا کہنا ہے کہ موسموں کی تبدیلی پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے اور سرمایہ خرچ کیا جاتا جبکہ صاف پانی اور بڑھتے ہوئے صحراؤں سمیت ماحولیات کے دیگر مسائل پر توجہ نہیں دی جاتی۔

خلاء سے لی گئیں تصاویر
رام سیتو کا ثبوت نہیں ہیں

امریکی خلائی ایجنسی ناسا نے کہا ہے کہ ان کے خلائی مسافروں کی طرف سے لی گئی تصاویر سے اس کی تصدیق نہیں ہوتی کہ رام سیتو کی تعمیر انسان نے کی تھی۔

ناسا کے مطابق ان تصاویر سے رام سیتو کے بارے میں کسی نتیجہ پر نہیں پہنچا جا سکتا۔ ناسا کے ترجمان مائیکل براکس نے بھارت کی اپوزیشن پارٹی بھاجپا کے اس دعوی کی تردید کی ہے کہ ناسا نے پاک جل ڈمرو مدھیہ میں واقع ایڈکس برج کی کاربن ڈیٹنگ رپورٹ میں اس پل کو ۱۷ لاکھ سال پرانا بتایا ہے۔ بھارت میں ایڈکس برج کو رام سیتو کے نام سے جانا جاتا رہا ہے۔ براکس سے جب بھارت کی متنازعہ سیتو سمندرم نہر پروجیکٹ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ صحیح ہے کہ ہمارے خلائی مسافروں نے اس علاقہ کی تصاویر لی تھیں اور کچھ لوگ اپنے دعویٰ کی تصدیق کے لئے یہ تصاویر ہم سے حاصل کر چکے ہیں لیکن میں یہ واضح کر دوں کہ ان تصاویر کی بناء پر کسی بھی نتیجہ پر نہیں پہنچا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ خلائی مسافروں کی طرف سے لی گئی تصاویر سے پاک جل ڈمرو مدھیہ میں واقع اس سیتو کے قدیمی ڈھانچے اور سائنسی پوزیشن کا پتہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اس سے پہلے اکتوبر ۲۰۰۲ء میں اس امریکن ایجنسی نے ایک بھارتیہ نیوز ایجنسی کی اس رپورٹ کی بھی تردید کی تھی جس میں یہ کہا گیا تھا کہ ناسا کے پاک سٹریٹ میں واقع اس قدیمی سیتو کے پل کے معمہ کو حل کر لیا ہے۔

یورواسٹار ٹرین کا نیا کارنامہ
۲ رگھنٹے میں پیرس سے لندن پہنچنا ممکن

یورواسٹار نے گزشتہ روز ایک نیا ریکارڈ قائم کیا جب اس کی ٹرین ۲۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ۲ گھنٹہ اور ۳ منٹ میں پیرس سے لندن کے سینٹ پنکراس اسٹیشن پہنچی۔ پیرس اور لندن کے درمیان یہ فاصلہ ۳۰۶ میل ہے۔ یوروسٹار کے لئے یہ سفر گریوز اینڈ کینٹ میں نیا ہائی سپیڈ ٹریک کھولنے سے ممکن ہوا اور سفر ۲ گھنٹے ۱۵ منٹ سے ۲ گھنٹے ۳ منٹ ہو گیا۔ یوروسٹار کی ٹرینوں اور ٹریک کو جدید بنانے پر 5.8 ارب پاؤنڈ خرچ ہوئے ہیں۔ نئی ٹرینوں کے ذریعہ اب مختلف اسٹیشنوں کے لئے لگنے والا ممکنہ وقت مندرجہ ذیل ہے: کولون-۴ گھنٹے ۳۸ منٹ، فرینکفرٹ-۵ گھنٹے ۴۶ منٹ، ایمسٹرڈیم-۴ گھنٹے ۵۶ منٹ، برسلز-ایک گھنٹہ ۵۱ منٹ۔

رات کے وقت زیادہ چلتا ہے
آدمی کا دماغ

آسٹریلیا کے ایک نوجوان سائنسدان کے تحقیقی نتائج کو مانیں تو انسان کا دماغ صبح کے مقابلے میں رات کو زیادہ تیزی اور موثر طریقے سے چیزوں کو سیکھتا ہے۔ آسٹریلیا کی ایڈیلیڈ یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کے سٹوڈنٹ مارٹن سالے نے دماغ کے سیکھنے کے عمل کی جانچ کرنے کے لئے میگنیٹک برین سٹیمولیشن کا استعمال کیا۔ ریسرچ سکالر نوجوان سائنسدانوں نے پایا کہ سیریبرل کورٹیکس رات میں چیزوں کو زیادہ بہتر طریقے سے سیکھتا ہے۔ دراصل سیریبرل کورٹیکس دماغ کا وہ حصہ ہوتا ہے جو دماغ کی سرگرمیوں کو کنٹرول کرتا ہے۔ یہ تحقیقی نتائج ایسے آدمیوں کے لئے زیادہ اہم ہو سکتے ہیں جو دماغی چوٹ سے نجات پا رہے ہوتے ہیں ریسرچ سکالر نوجوان سائنسدان مارٹن نے کہا کہ بے ہوش شخص کو پرانی چیزوں کو یاد دلانے کے لئے رات کے وقت ہیبلٹیشن تھریپی کا استعمال زیادہ موثر کن ہو سکتا ہے۔

☆☆☆☆

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 56 | Thursday | 4th october 2007 | Issue No. 40

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

ہر احمدی کو روزہ کی اصل روح اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے اور بہانہ جوئیوں سے ہمیشہ بچنا چاہئے

اللہ تعالیٰ نے روزے فرض قرار دیئے ہیں یہ ایک مجاہدہ ہے اور مجاہدہ ہی ہے جس سے تقویٰ میں ترقی ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے

(..........خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۱ ستمبر ۲۰۰۷ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن یو کے..........)

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیت ۱۸۵-۱۸۶ کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش فرمایا:

یعنی ”گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔“

گذشتہ خطبہ میں رمضان میں روزوں کی فرضیت کا ذکر کیا تھا اللہ تعالیٰ نے روزے فرض قرار دیئے ہیں یہ مجاہدہ ہے اور مجاہدہ ہی ہے جس سے تقویٰ میں ترقی ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گنتی کے چند دن ہیں جو تمہیں مجاہد بنانے کے لئے ہیں تم پر اس لئے فرض ہیں تا کہ انسان اپنی زندگی کا مقصد یعنی خدا کا عابد بننا، اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر ظلم نہیں کرتا روزہ ہر مسلمان پر فرض ہے لیکن جو طاقت رکھتے ہوں ان کے لئے اور اگر عارضی طور پر بعض مجبوریوں کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتے کوئی ہنگامی سفر آ گیا ہے یا ایسی بیماری ہے جس میں روزے رکھنے مشکل ہیں تو فرمایا کہ دوسرے دنوں میں یہ تعداد پوری کرو پس کسی کو یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ میں بیمار ہو گیا ہوں یا سفر آ گیا ہے تو روزے معاف ہو گئے ہیں نہیں اگر ایمان میں ترقی اور اللہ کی رضا چاہتے ہو تو جب موانع دور ہوں تو رمضان کے بعد وہ روزے پورے کرنے ضروری ہیں اور یہی ایک متقی کی نشانی ہے اور جو اللہ نے سہولت دی ہے اس سہولت کا جواز اس وقت تک ہے جبتک کہ وہ حالت قائم ہو جس کی وجہ سے سہولت ملی ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ بیماری حقیقی ہو جس میں روزہ رکھنا مشکل ہو بہانہ نہ ہو اسی طرح بعض لوگوں کا کام ہی سفر ہے یہ ان کے لئے سفر نہیں ہے۔

پس روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچانے کا اللہ تعالیٰ نے یہ موقعہ عطا فرمایا ہے اس لئے اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے اللہ تعالیٰ کو اپنے حقیقی بندوں کا جو اس کی رضا تلاش کرتے ہیں خود ہی خیال ہے جیسے کہ اللہ نے خود ہی مریض اور مسافر کو سہولت دے دی ہے۔ فرمایا ہے جو روزے کی طاقت نہ رکھتے ہوں ان پر فدیہ ہے کہ ایک مسکین کو روزہ رکھوائے لیکن جو بعد میں روزے پورے کر سکتے ہیں رمضان کے بعد روزے رکھنے ضروری ہیں۔ باوجود اس کے کہ تم نے فدیہ دیا ہے۔ یہ چیز ثواب کا باعث بنے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے روزہ فرض کیا ہے لیکن اسلام دین فطرت ہے اس لئے یہ سختی نہیں کہ چونکہ تم نے روزہ نہیں رکھا۔ (بوجہ بیماری یا کسی جائز مجبوری کے) اسلئے تمہارے اندر تقویٰ پیدا نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ کی رضا تم حاصل نہیں کر سکتے ان فطری مجبوریوں سے فائدہ تو اٹھاؤ لیکن یہ بھی تقویٰ میں مدّ نظر ہو کہ یہ ایسی حالت ہے جس میں روزہ ایک مشکل امر ہے اس لئے روزہ چھوڑا جا رہا ہے نہ کہ بہانے بنا کر۔ یہ نہیں کہ بہانے بنا کر کہہ دو کہ میں روزے رکھنے کی ہمت نہیں رکھتا میرے پاس کشائش ہے غریب کو روزہ رکھوا دیتا ہوں ثواب بھی مل گیا روزہ سے جان بھی چھوٹ گئی۔ نہ یہ تقویٰ ہے نہ اس سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی۔ اگر نیک نیت سے ادا نہ کی جانے والی نمازیں نمازی کے منہ پر ماری جاتی ہیں تو نیک نیتی سے ادا نہ کیا جانے والا فدیہ بھی دینے والے کے منہ پر مارا جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جب انسان بہانوں سے نرمی یا سہولت کے راستے تلاش کرتا ہے تو دین سے ہٹتا چلا جاتا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے حکم کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے اور قرآنی حکم ہے کہ جو شخص دلی خوشی سے اور فرمانبرداری کرتے ہوئے نیک کام کرے گا یہ اس کے لئے بہتر ہوگا اور اگر تم علم رکھتے ہو تو تم سمجھ سکتے ہو کہ تمہارے روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ پس ہر مسلمان کا فرض ہے کہ پہلے اس حکم کو ہمیشہ ذہن میں رکھے کہ تقویٰ کے لئے روزہ کی فرضیت ہے اور تقویٰ اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے اس کی راہ میں قربانی ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور اقتباس پیش کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روزہ کی اصل روح ہر احمدی کو اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے اور بہانہ جوئیوں سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔ فرمایا اللہ کرے ہم سب اس تعلیم اور اس روح کو سمجھنے والے ہوں اس عظیم ہدایت سے فیض پانے والے ہوں جو قرآن کریم کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر اتاری ہے اس میں ایسی باتیں ہیں جو بغیر کسی مطلب کے نہیں بیان کی گئیں اللہ تعالیٰ کا ہر حکم با مقصد اور ہمارے فائدہ کے لئے ہے۔ بلکہ اس نے تمام ان باتوں کا احاطہ کیا ہوا ہے جو اخلاقی و روحانی قدریں بڑھانے والی ہیں۔ ایسی باتیں بھی قرآن مجید میں بیان ہوئی ہیں جن کا دنیاوی علوم سے بھی واسطہ ہے۔ قرآن کریم جہاں تمام دیگر سابقہ دینوں پر اپنی برتری ثابت کرتا ہے وہاں اس کے علوم و معرفت کے خزانے موجود ہیں اور آئندہ علوم کا بھی احاطہ کئے ہوئے ہے کون سا علم ایسا ہے جو اس میں بیان نہ ہوا ہو۔

فرمایا جو آیات میں نے تلاوت کی ہیں اس کے آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں اور جس کے بارے میں قرآن اُتارا گیا۔ پس اس مہینہ میں قرآن کے نزول کا آغاز ہوا۔ پس اس پہلی وحی سے جو اُتری اس میں ہی اس طرف توجہ دلادی کہ تمام کائنات اور ہر چیز کو پیدا کرنے والا خدا تعالیٰ ہے اس لئے وہی حقدار ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ اس سورۃ کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے سجدہ اور عبادت ہی ایک ذریعہ ہے۔

فرمایا قرآن کریم کا اس مہینے میں نزول سب سے پہلے اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ اس شکرانے کے طور پر کہ خدا نے قرآن مجید نازل فرمایا ہے جس کی تعلیم پر عمل کر کے ایک مومن اس کا قرب پانے والا بن سکتا ہے۔ ہمیں حکم دیا کہ تم عبادت کی طرف توجہ دو۔ اور عبادات میں نکھار پیدا کرنے اور تزکیہ نفس کے لئے ایک عبادت رمضان کے روزے بتائی۔ یہ ایسی عبادت و مجاہدہ ہے جس کی جزا بھی خدا نے خود اپنے آپ کو بتایا ہے۔ پس روزوں کی اتنی اہمیت ہے کہ اس کا بار بار ذکر کیا جا رہا ہے یہ عبادت اصلاح عمل کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن ایک عظیم ھدایت ہے ہر زمانے کے انسان کے لئے ہدایت ہے اب کسی نئی شریعت کی ضرورت نہیں اور جو نیک نیتی سے ہدایت لینی چاہے۔ اس کے لئے واضح ہدایت ہے۔

ہم خوش قسمت ہیں جو اس کتاب کو ماننے والے ہیں جو تمام دنیا کے انسانوں کے لئے ہدایت ہے۔ فرمایا صرف دعویٰ ہی نہیں بلکہ قرآن نے ہر ہدایت پر عمل کرنے کی جو نصیحت کی ہے اور حکم دیا ہے اس کی دلیل بھی دی ہے اور فوائد بھی بتائے اور عمل نہ کرنے کے نقصانات بھی بتائے ہیں۔

فرمایا خدا تعالیٰ کا عبد بننے کے لئے جو ہدایات ہمیں دی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ رمضان کے روزے رکھو تا کہ اپنے روحانی معیار کو بڑھا سکو۔ اور جب روزوں کی وجہ سے روحانی معیار بڑھے اللہ کا قرب حاصل ہو تو اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے ہم پر احسان کیا اور اس گروہ میں شامل کیا جو اس کی رضا کے حصول کی کوشش کرنے والے ہیں ان لوگوں میں شامل فرمایا جو قرآن کی تعلیم پر عمل کرنے والے بنے۔ اس بات پر شکر کرتے ہوئے جب ہم قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرنے والے ہونگے، اس ہدایت سے فیضیاب ہونے والے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اتاری ہے رمضان کے روزوں کو اللہ کے حکم کے مطابق پورا کرنے والے ہونگے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق ہمیں اور زیادہ نیکیوں کی توفیق دے گا۔ ہمیں روزوں کی وہ جزا دے گا جس کی کوئی حد نہیں ہے۔

پس رمضان کے مہینے کو اس لحاظ سے بھی پیش نظر رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف قرآن کریم کو مکمل ہدایت کے ساتھ ہم پر اتارا ہے جس سے ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے بنیں بلکہ ہر سال اس بات کی یاد کروا کر کہ یہ ہدایت تمہارے لئے اس ماہ میں اتاری ہے ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ شکر گذاری کے طور پر جہاں اپنی عبادتوں کے اعلیٰ معیار اس مہینے میں قائم کرو روزے رکھو۔ وہاں ان احکامات پر بھی عمل کرنے والے بنو تا کہ نفس کے شر سے دور ہوتے چلے جاؤ اور خدا تعالیٰ کے قرب حاصل کرتے جاؤ۔

فرمایا یہ ماحول جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان دنوں میں عطا فرمایا ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے اس مہینے میں ایسی نمازیں ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس سے حقیقت میں تزکیہ نفس ہو تو رمضان کا جو ماحول ہے اس میں نمازوں کی خوبصورت ادائیگی ہوگی یہی ہے جو تزکیہ نفس کرنے والی ہوگی۔ نمازیں جو خالص اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ادا کی جاتی ہیں یہ جلد انسان کو نفس لوامہ کی منزلوں سے گزارتی ہوئی نفس مطمئنہ کی منزلوں تک پہنچانے کا ذریعہ بنتی جائیں گی۔ اور جب روزوں کا مجاہدہ اس میں شامل ہوگا جب نوافل اس میں مضبوطی پیدا کر رہے ہونگے تو پھر ہر ایک پر اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو اس کی استعدادوں کے مطابق ظاہر کرے گا۔

فرمایا: اس مہینے میں دیگر عبادات کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت، ترجمہ اور اس کے مطالب پر غور بھی کریں اور قرآن کے احکام کو اپنے اوپر زیادہ سے زیادہ لاگو کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تبھی ہم حقیقت میں رمضان سے فیض پانے والے ہونگے اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کی تمام برکات سے فیض پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆☆☆